ماہنامہ

احمدیّہ گزٹ

کینیڈا

فروری 2016ء

پیشگوئی مصلح موعود

”نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-102)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیش گوئی مصلح موعود

سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ''مصلح موعود'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

''بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول و الآخر ۔ مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و کان امراً مقضیاً ۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-102)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

مصلح موعود نمبر

فروری 2016ء جلد نمبر 46 شمارہ 2

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے	4
☆	پیش گوئی مصلح موعود: تیرا گھر برکت سے بھرے گا	6
☆	پیش گوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم محمد آصف منہاس صاحب	8
☆	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں دانشوروں اور مقتدر شخصیات کی آراء	12
☆	ربوہ کا قیام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب	13
☆	خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح ۔ روحانیت کا شیریں چشمہ از مکرم مولانا عبد السمیع خاں صاحب	15
☆	غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	17
☆	شرک کی حقیقت از مکرم انصر رضا صاحب	20
☆	میرا قادیان از مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب	21
☆	مسجد محمود ریجائنا کی تعمیر کی ایک نمایاں خصوصیت از مکرم منیب وقاص احمد صاحب	23
☆	رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ از محمد اکرم یوسف	26
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
☆	تصاویر: ملک مظفر، اسعد سعید اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّاخَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍوَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ o

(سورة الحجرات 14:49)

اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰه ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنَنِي النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَافَقِهُوْا۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب احادیث الانبیاء ۔جلد 6۔ نمبر شمار 3383 ، صفحہ 298)

عبید بن اسماعیل نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابواسامہ سے، ابواسامہ نے عبیداللہ (عمر) سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: سعید بن ابی سعید نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ فرمایا: ان میں سے وہ جس نے سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کیا۔ لوگوں نے کہا: اس کے متعلق آپؐ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر لوگوں میں سب سے بڑھ کر شریف یوسف ہیں جو اللہ کے نبی، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ (حبیب خدا) کے پڑپوتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اس کے متعلق بھی ہم آپؐ سے نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا: تو کیا پھر تم مجھ سے عربوں کے خاندانوں کی نسبت پوچھتے ہو؟ لوگ بھی کانیں ہیں۔ ان میں سے جو جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ دین سیکھیں اور سمجھیں۔

انزالِ رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے طریق

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ’’مصلح موعود‘‘ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

’’خدا تعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔

(1) اوّل یہ کہ کوئی مصیبت اور غم واندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ 2: 156-158) (الجزو نمبر 2) یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے تھے اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہیں پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(2) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے طیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے۔ ....‘‘

اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے 10 جولائی 1888ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ مایشاء۔‘‘

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 461-463 حاشیہ)

امسال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان اول اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور جرمنی رہے۔

جماعت کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات۔ وقفِ جدید کے 59ویں سال کا اعلان

چندوں میں شامل ہونا تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان میں ترقی ممکن نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ ’’میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا‘‘ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں، تیرے سب کام مَیں سنوارنے والا ہوں اور مَیں ہی ان کاموں کے لئے وسائل مہیا کرنے والا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ یہ الہام جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں اور قربانیوں کا محتاج نہیں ہے، اس نے اس سلسلہ کو قائم فرمایا ہے اور وہ خود اس کو چلانے والا ہے۔ پس جماعت نے اس مقصد کو سمجھا اور اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہر طرح کی قربانی کی۔

حضور انور نے وقفِ جدید کی تحریک کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تحریک شروع میں صرف پاکستان کے لئے تھی پھر تمام دنیا میں عام ہوگئی۔ یہ تحریک پاکستان میں دیہاتی اور دُور دراز علاقوں میں تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کاموں کے لئے تھی۔ اس تحریک کے عام ہونے کے بعد اس کے مخصوص مقاصد تھے، خاص علاقوں کے لئے اس میں سے خرچ کیا جاتا تھا۔ اور اس کے علاقے بھارت، افریقہ اور غریب ممالک تھے۔ ایک نوجوان کے سوال کہ وقفِ جدید تمام دنیا کے لئے ہے تو تحریک جدید کا کیا فائدہ ہے؟ تو حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ وقف جدید مخصوص ملکوں کے لئے ہے جب کہ تحریکِ جدید کے جو اخراجات ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں ضرورت ہو وہاں خرچ کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ 31 دسمبر 2015ء کو وقفِ جدید کے 58ویں سال کا اختتام ہوا ہے۔ اور دوران سال عالمی جماعت کے مخلصین کو 68 لاکھ 91 ہزار پونڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی۔ اور یہ 2014ء سے 6 لاکھ 82 ہزار پونڈ زائد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ وقفِ جدید کی وصولی کا تیسرا حصہ انہی ممالک میں جہاں سے چندہ آتا ہے چلا جاتا ہے اور ان میں خرچ ہوتا ہے۔ بقایا دو حصوں میں سے ایک حصہ قادیان اور بھارت کے لئے اور تیسرا حصہ افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔

حضور انور نے وقف جدید کے تحت ہونے والے کاموں کے بارے میں فرمایا۔ ہندوستان میں 19 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ 23 مشن ہاؤسز بنے۔ نیپال جو بھارت کے ماتحت ہی ہے وہاں بھی 2 مساجد تعمیر ہوئیں اور 2 شیڈ بنے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب تک مساجد اور مشن ہاؤسز نہ بنائے جائیں جماعتوں کو قائم نہیں کیا جاسکتا۔ افریقہ میں 130 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی جب کہ 47 زیرِ تعمیر ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ 2010ء میں وقفِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 6 لاکھ تھی جب کہ اس سال 12 لاکھ 35 ہزار سے بھی زائد ہے۔ چندوں میں شامل ہونا، تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ایمان میں ترقی بھی ممکن نہیں۔ اور چندہ دینے سے ایک رابطہ رہتا ہے اور اس کی برکات کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضور انور نے وقفِ جدید کے حوالے سے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ فرمایا کہ ان واقعات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقفِ جدید میں امسال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرِفہرست ہے اس کے بعد برطانیہ، امریکہ، جرمنی اور کینیڈا ہیں۔ حضور انور نے پاکستان، مغربی ممالک، افریقہ اور انڈیا کی جماعتوں کا اندرونی جائزہ بھی پیش فرمایا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم محمد اسلم شادؔ منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اور مکرم احمد شیر جوئیہ صاحب بیلجیئم کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 12 جنوری 2016ء)

20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، پیشگوئی سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات

یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی عظمت کے لئے ظاہر فرمایا

پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی ذات میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور اسلام کی شان بڑھا رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ میں 20 فروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غیروں کی طرف سے اسلام پر شورش اور حملے انتہا تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1886ء میں ہوشیار پور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور چالیس دن تک لوگوں سے علیحدہ رہ کر اپنے خدا سے دعائیں مانگیں، خدا تعالیٰ سے اُس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کے نتیجے میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی اور وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے مَیں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔ وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی و دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ ایک رؤیا کی پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ مماثلت بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔

حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ کے بارے میں خود مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اُٹھائے۔ علوم باطنی سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے۔ جس کو وہ اپنے خاص بندوں پر ظاہر کرتا ہے، جنہیں وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کر سکیں۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں ایسی ہیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ ’’وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا‘‘۔ حضورؓ فرماتے ہیں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ آپ نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ ’’وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا‘‘۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خلافت کے ابتدا میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے۔ پھر یہ سلسلہ بڑھا اور بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ ایران میں، روس میں، عراق میں، مصر میں، شام میں، فلسطین میں، لاگوس نائیجیریا میں، گھانا، سیرالیون میں، (گولڈ کوسٹ میں) مشرقی افریقہ میں، یورپ میں، سپین میں، اٹلی میں، چیکوسلواکیہ میں، ہنگری میں، پولینڈ میں، یوگوسلاویہ میں، البانیہ میں، جرمنی میں، امریکہ میں، ارجن ٹینا میں، چین میں، جاپان میں، ملائیشیا میں، سماٹرا میں، جاوا میں، سلو ویکیا میں، کاشغر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن قائم ہوئے۔

غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔ چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلہ کو پھیلائے گا اور میرے ذریعہ سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بڑی شان سے پورے ہوئے، کئی مرتبہ پورے ہوئے، مختلف جگہوں پر پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو ظاہر کرتے اور اسلام کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 فروری 2015ء)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

پیش گوئی مصلح موعود: تیرا گھر برکت سے بھرے گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ''مصلح موعود'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

''پھر خدائے کریم جلّشانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ: تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابُود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلا لوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذِلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اَجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 102-103)

ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

میں اپنے سیاہ خانۂ دل کی خاطر
وفاؤں کے خالق! وفا چاہتا ہوں

جو پھر سے ہرا کر دے ہر خشک پودا
چمن کے لئے وہ صبا چاہتا ہوں

مجھے بَیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

وہی خاک جس سے بنا میرا پتلا
میں اس خاک کو دیکھنا چاہتا ہوں

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

مِرے بال و پَر میں وہ ہمّت ہے پیدا
کہ لے کر قفس کو اُڑا چاہتا ہوں

کبھی جس کو رِشیوں نے مُنہ سے لگایا
وہی جام اَب مَیں پیا چاہتا ہوں

رقیبوں کو آرام و راحت کی خواہش
مگر مَیں تو کرب و بلا چاہتا ہوں

دکھائے جو ہر دم ترا حسن مجھ کو
مِری جاں! میں وہ آئنہ چاہتا ہوں

پیش گوئی مصلح موعود کی عظیم الشان باون علامات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے مصلح موعود ہونے کا 1944ء اعلان فرمایا۔ چنانچہ 28 دسمبر 1944ء بر موقع جلسہ سالانہ قادیان میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپؓ نے یہ باون علامات بیان فرمائیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔

☆ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔

☆ تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔

☆ چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔

☆ پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔

☆ چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔

☆ ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔

☆ آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ صاحبِ دولت ہوگا۔

☆ نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔

☆ دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

☆ گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔

☆ بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہوگا۔

☆ تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔

☆ چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔

☆ پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔

☆ سولھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔

☆ سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

☆ اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔

☆ انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔

☆ بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔

☆ اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔

☆ بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہرالاول ہوگا۔

☆ تئیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ مَظْھَرُ الْاٰخِر ہوگا۔

☆ چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْھَرُ الْحَق ہوگا۔

☆ پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْھَرُ الْعُلَاء ہوگا۔

☆ چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کَانَ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہوگا۔

☆ ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔

☆ اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

☆ انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔

☆ تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔

☆ اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔

☆ بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔

☆ تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔

☆ چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

☆ پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

☆ چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

☆ سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

☆ اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہو گا۔

☆ انتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دور سے آنے والا ہو گا۔

☆ چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رسل ہوگا۔

☆ اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

☆ بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

☆ تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔

☆ چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔

☆ پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔

☆ چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالمِ کباب ہوگا۔

☆ سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔

☆ اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔

☆ انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے وہ کلمۃ اللہ خاں ہوگا۔

☆ پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔

☆ اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا اور

☆ باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر ثانی ہوگا“

یہ علامتیں ہیں جو اس پیشگوئی میں آنے والے کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ علامتیں تو ایسی ہیں جو صرف مومنوں کے متعلق ہیں اور وہی ان کی صداقت کی گواہی دے سکتے ہیں۔ لیکن بعض علامتیں ایسی ہیں جو نہ ماننے والوں کے متعلق ہیں اور ان علامات کو پیش کر کے اُن پر حجت تمام کی جاسکتی ہے۔“

(الموعود۔ انوار العلوم، جلد نمبر 17، صفحہ 529۔532)

پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم محمد آصف منہاس صاحب

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کے بعثت سے قبل عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں نے اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کردیا تھا۔ وہ اپنی اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب بھی تھے۔ اس وقت عام مسلمانوں کے علاوہ مسلمان علماء تک عیسائیت قبول کررہے تھے، آریوں نے مقدس پیغمبرِ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر دشنام طرازی کی مہم چلا رکھی تھی۔ مسلمان بھی اسلام کے فیض کو ختم سمجھ کر بنی اسرائیل کے ایک نبی کے انتظار میں تھے کہ وہ ان کا نجات دہندہ بن کر آئے گا اور اسلام کو زندہ کرے گا گویا ان کے نزدیک امت مسلمہ تو روحانی طور پر بانجھ ہوچکی تھی۔

ایسے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا کا حکم پا کر کھڑے ہوئے، آپ نے باآوازِ بلند یہ دعویٰ فرمایا کہ امت مسلمہ ایک زندہ امت ہے، فیض محمدیؐ جاری وساری ہے، اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا جس سے وہ کرتا ہے پیار

آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو قادیان آکر زندہ خدا کے تازہ نشان دیکھنے کی دعوت دی۔

آپ کے نشان نمائی کے دعاوی پر قادیان کے آریوں نے آپ سے نشان مانگا کہ اگر آپ اپنے خدا کو زندہ اور اسلام کو دین برحق سمجھتے ہیں تو اس کے متعلق ہمیں کوئی نشان دکھلایئے۔

اپنے رب ذوالجلال کی غیرت اور اسلام کی حقانیت کی خاطر حضرت اقدس علیہ السلام نے ہوشیار پور میں 40 دن تک چلہ کشی کی۔ اس دوران میں حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی بارہ گاہ میں بہت گریہ زاری سے دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اسلام کی فتح ونصرت کے لئے ایک باکمال فرزند کی بشارت دی اور بڑی وضاحت کے ساتھ بتا دیا کہ ’’وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔‘‘

چنانچہ حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پانے کے بعد اس پیشگوئی کو مشتہر کردیا۔ اس پیشگوئی میں آپ کے اس فرزند کی تمام خصوصیات، صفات، کارنامے خود خدا تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

ہمارے مضمون کا موضوع چونکہ ’’پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ ہے اس لئے یہ ثابت کریں گے کہ:

☆ آیا موعود مصلح آپؑ کے جسمانی فرزند ہی نے ہونا تھا یا آپؑ کی جماعت میں سے بعد میں کسی اور شخص نے؟

☆ آیا آپؑ کی اولاد میں سے آپ کے فرزندار جمند مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں؟

خدا تعالیٰ کی تائیدات

اس عظیم الشان پیشگوئی کے الفاظ پر غور کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتوں کے عظیم الشان نشانات پر مشتمل تھی۔

☆ حضرت اقدس علیہ السلام کی عمر 50 سال سے تجاوز کر چکی تھی اور اپنی اس دوسری بیوی یعنی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے آپ کی ابھی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مخالفین اس پیشگوئی کے بعد اس زعم میں بھی تھے کہ حضور علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں ہوگی۔

☆ اس بچے کی غیر معمولی صفات کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ہی تھی وگرنہ اگر یہ انسانی ذہن کی اختراع ہوتی تو خدا تعالیٰ غیرت کا اظہار کرتے ہوئے اولاد سے محروم بھی رکھ سکتا تھا، معذور بچہ بھی پیدا کرنے کی قدرت رکھتا تھا، لمبی عمر کے دعویٰ کے پیش نظر موت وحیات کا بھی مالک تھا۔ قابلیت اور فتوحات بھی اللہ تعالیٰ کے ہی فضل سے ملتی ہیں۔

☆ ہر انسان اپنی اولاد کو صفات اور ترقیات کا مرقع دیکھنا چاہتا ہے لیکن دنیا میں کتنے انسان ایسے پیدا ہوتے ہیں جو فی الحقیقت کسی ایک خوبی میں ہی کمال حاصل کرلیں۔ یہاں پر تو خدا تعالیٰ نے اس فرزند موعود کی خوبیوں کا ایک دفتر بیان فرمادیا تھا۔ یہ خوبیاں جس ذات میں پوری ہوئیں یقیناً وہی فرزند موعود تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں اس بات کو کھول کر بیان کردیا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پورے ہندوستان میں مشتہر کردیا کہ ’’... وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔...‘‘

پہلے مذاہب کی پیشگوئیاں

حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے بھی بہت عرصہ قبل جہاں مختلف مذاہب نے آخری زمانہ میں اپنے اپنے مذہب کے ایک موعود کی خبر دی ہے۔ وہاں آخری زمانہ میں مسیح اور اس کے بیٹے کے بارہ میں بھی پیش گوئیاں کی ہیں۔

☆ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

(طالمود، مرتبہ جوزف برکلے، باب پنجم، صفحہ 37 مطبوعہ لندن 1878ء ۔ دیکھئے المبشرات مصنفہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب، صفحہ 16)

☆ ... تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں سے (فارس کے لوگوں سے) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں نبوت اور خلافت تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا۔

(سفرنگ دساتیر، صفحہ 90، ملفوظات زرتشتؑ۔ مطبوعہ 1380 ھجری، مطبع سراجی دہلی۔ بحوالہ سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 66-67)

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی

دوسرے مذاہب کی ان پیش خبریوں پر اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی مہر تصدیق ثبت کی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض یتزوج و یولد لہ

(مشکوۃ مجتبائی، باب نزول عیسیٰ صفحہ 480 بحوالہ سوانح فضل عمرؓ، جلد اول صفحہ 65)

یعنی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دنیا میں آئیں گے تو وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے خود خدا سے خبر پا کر مصلح موعود کی پیشگوئی کی اور آپ پر یہ روشن تھا کہ وہ موعود بیٹا آپ کا اپنا جسمانی فرزند اور آپ کی ذرّیت و نسل ہوگا۔ آپ نے بارہا اس بات کو کھول کر بیان فرمایا۔ چنانچہ مذکورہ بالا حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف، اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 578)

☆ یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آ چکی ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 325)

حضور علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی اس خبر سے، حضور ﷺ کی حدیث کی تشریح کے مطابق اس بات پر یقین محکم تھا کہ آپ کا روحانی فرزند، مصلح موعود آپ کا جسمانی فرزند ہی ہوگا۔ چنانچہ آپ اشتہار، تکمیل تبلیغ مورخہ 12 جنوری 1889ء میں تحریر فرماتے ہیں:

☆ ”اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے... تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو....“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول، صفحہ 191-192)

☆ پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 36)

پھر منظوم کلام میں فرمایا:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بعض بزرگانِ دین کی پیشگوئیاں

☆ **حضرت مولانا رومؒ نے اپنی ایک مثنوی میں لکھا:**

طفل نوزادہ شود عالم و فصیح
حکمت بالغ بخواند چوں مسیح

یعنی: ایک نوعمر بچہ عالم و فصیح ہوگا اور مسیح کی طرح اس کی زبان پر حکمت بالغہ جاری ہوگی۔

(مثنوی مولانا روم دفتر ششم، صفحہ 221 مطبوعہ کانپور بحوالہ المبشرات مصنفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد، صفحہ 19)

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل مشہور صوفی، ولی اللہ بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ نے بھی اپنی ایک نظم میں مسیح موعود کے زمانے کے حالات اور احمدؑ کی بعثت کی خبر کے ساتھ ساتھ آپ کے فرزند کے غیر معمولی مرتبہ کا ذکر یوں کیا:

دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اُس کے نمونہ پر اُس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔

(الاربعین فی احوال المھدیین از حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، مصری گنج کلکتہ، مطبوعہ نومبر 1851ء۔ بحوالہ سوانح فضل عمر، جلد اول، صفحہ 68)

حضور علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعائیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے بے انتہا دعائیں کیں۔ یقیناً خدا نے اپنے مسیحؑ کی دعائیں رائیگاں نہ جانے دیں۔

آپ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے حضورؑ کی وفات پر اپنے بچوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ ”بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔“

(سیرت حضرت اماں جان، مصنفہ صاحبزادی امتہ الشکور بیگم صاحبہ، صفحہ 10)

☆ **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:**

”میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔“

(سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 124)

آپ نے محمود کی آمین میں اپنی اولاد کے لئے خدا سے یوں التجا کی۔

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں۔ یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہرِ انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اہل وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دِن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

صحابہ کرامؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گواہیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جیسے ولی اللہ کی نظریں بھی فرزند مسیح موعودؑ اور اپنے شاگرد کے خاص مقام کو پہچان چکی تھیں۔ آپ کی تقاریر، تحریروں اور حضرت میاں صاحب سے سلوک کے بے شمار واقعات اس کی خبر دیتے ہیں جن سے یہ بات اظہر من الشمس ہے

کہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا یہ سلوک صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہونے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ ان کو ایک عظیم وجود کے طور پر دیکھتے تھے اور اسی کی مطابق توقعات رکھتے اور آپ کی تربیت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے وقت جب نورالدین اعظمؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے حاضرین سے خطاب میں یہ بھی فرمایا:

"... میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے، کہ ہماری حالت حضرت صاحبؑ کے بعد کیا ہوگی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے..."

(خطابات نورؓ۔ ربوہ: ضیاء الاسلام پریس، صفحہ 247)

یقیناً میاں صاحب کی عمر اس وقت بہت کم تھی اور خود آپ کے کبار صحابہ میں سے حضرت حکیم مولانا نورالدین جیسا وجود موجود تھا اور الٰہی تقدیر کے مطابق خلافت کا بار آپ کے کندھوں پر پڑا لیکن اس جملہ سے واضح ہے کہ حضرت محمود کی تعلیم و تربیت کی طرف حضور کی توجہ اس درجہ پر تھی کہ وہ اپنے عظیم باپ کے بعد اس منصب عظیم کو سنبھالنے کے اہل ہو جائیں۔

اسی طرح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے تشحیذ الاذہان کے لئے جب پہلا مضمون لکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی بہت خوش ہوئے اور بہت سے لوگوں کو خود یہ مضمون دکھایا لیکن چونکہ حضورؓ کی آپ سے توقعات بہت زیادہ تھیں اس لئے ساتھ ہی فرمایا:

"... ہم تمہارے باپ کے مضمون دیکھتے رہتے ہیں۔ ابھی تک تمہارا یہ مضمون حضرت کے مقابل کا مضمون نہیں۔ ہمیں تو تب خوشی ہو کہ ان سے بھی اعلیٰ لکھو۔" (سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 118)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آپ سے یہ توقعات بہرحال آپ کی زندگی ہی میں پوری ہوئیں۔ حضورؓ کی زندگی ہی میں ایک دفعہ حضرت میاں صاحبؓ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کی تشریح فرمائی جس سے محظوظ ہوتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے فرمایا:

"میاں صاحب نے لطیف سے لطیف خطبہ سنایا۔ وہ اور بھی الطف ہوگا اگر تم اس پر غور کروگے۔ میں اس خطبہ کی بہت قدر کرتا ہوں، اور یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خطبہ عجیب نکات اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(الحکم۔ مورخہ 28 اکتوبر 1911ء، صفحہ 3)

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کے اعتراض پر کہ جماعت کے جید علماء کی موجودگی میں میاں صاحب کو امام مقرر نہ کریں آپؓ نے فرمایا: "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ مجھے محمود جیسا ایک بھی متقی نظر نہیں آتا..."

(حیات نورؓ، مصنفہ شیخ عبدالقادر سوداگرمل، صفحہ 532)

آپ نے اپنی بیٹی حضرت صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ کے نام اپنے آخری پیغام میں یہ وصیت کی کہ "میرے مرنے کے بعد میاں صاحب سے کہہ دیں کہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 18 مارچ 1914ء)

☆ مکرم شوق محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے ایک روایت بیان کی ہے کہ حضورؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ سے بہت محبت اور خصوصی شفقت کا سلوک فرماتے۔ ایک دن فرمایا: "اے مولا! اے میرے قادر مطلق مولا! اس کو زمانہ کا امام بنا دے۔ بعض اوقات فرماتے: اس کو سارے جہان کا امام بنادے... میں نے ایک روز کہہ ہی دیا کہ آپ میاں صاحب کے لئے اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں، کسی اور کے لئے اس قسم کی دعا کیوں نہیں کرتے۔ اس پر حضور نے فرمایا: "اُس نے تو امام ضرور بننا ہے۔ میں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں۔"

(حیات نورؓ، مصنفہ شیخ عبدالقادر سوداگرمل، صفحہ 602)

☆ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات سے چھ ماہ قبل حضورؓ کی خدمت میں عرض کی کہ "مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اول نے فرمایا: "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

(حیات نور، مصنفہ عبدالقادر سوداگرمل، صفحہ 399)

☆ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ؓ، حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ایک خواب بیان فرماتی ہیں:

"... جب تمہارے بڑے بھائی پیدا ہونے کو تھے تو ایام حمل میں مَیں نے خواب دیکھا کہ میری شادی مرزا نظام الدین سے ہو رہی ہے۔ اس خواب کا میرے دل پر مرزا نظام الدین کے اشد مخالف ہونے کی وجہ سے بہت بُرا اثر پڑا کہ دشمن سے شادی میں نے کیوں دیکھی؟ میں تین روز تک مغموم رہی اور اکثر روتی رہتی۔ تمہارے ابا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ذکر نہیں کیا۔ مگر جب آپؑ نے بہت اصرار کیا کہ بات کیا ہے؟ کیا تکلیف پہنچی ہے؟ مجھے بتانا چاہئیے تو میں نے ڈرتے ڈرتے یہ خواب بیان کیا۔ خواب سن کر تو آپ بے حد خوش ہوگئے اور فرمایا اتنا مبارک خواب اور اتنے دن سے تم نے مجھ سے چھپایا۔ تمہارے ہاں لڑکا اسی حمل سے پیدا ہوگا اور نظام الدین کے نام پر غور کرو۔ اس کا مطلب یہ مرزا نظام الدین نہیں، تم نے اتنے دن تکلیف اٹھائی اور مجھے یہ بشارت نہیں سنائی۔"

(سوانح فضل عمرؓ، مصنفہ حضرت مرزا طاہر احمدؒ۔ جلد اول، صفحہ 138)

☆ حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپؓ کے استاد بھی تھے بیان فرماتے ہیں:

"ایک دن میں نے کہا کہ میاں! آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی الہام ہوتا اور خوابیں آتی ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ: مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو روز ہی دیکھتا ہوں اور جونہی میں تکیہ پر سر رکھتا ہوں اس وقت سے لے کر صبح کو اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں کمان کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سرکنڈے وغیرہ سے کشتی بنا کر اور اس کے ذریعہ پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں۔ میں نے جس وقت یہ خواب آپ سے سنا اسی وقت سے میرے دل میں یہ بات گڑی ہوئی ہے کہ یہ شخص کسی وقت یقیناً جماعت کی قیادت کرے گا۔"

(حضرت مصلح موعودؓ، مصنفہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، صفحہ 10)

عظیم کارناموں سے پیشگوئی کا لفظ لفظ سچ ثابت ہونا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی زندگی اور آپ کے کارنامے کئی کتابوں کی متقاضی ہے اس چھوٹے سے مضمون میں اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ لیکن مختصر یہ کہ آپ کی ذات والا صفات کا ہر پہلو، آپ کی سیرت کا ہر مضمون غرضیکہ آغاز سے کر آخر عمر تک کے کارنامے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ صفات پر حرف بحرف پورا اترنے والے تھے۔ آپ حسن و جمال میں اپنے والد کے نظیر بھی تھے، سخت ذہین و فہیم بھی۔ آپ جلد جلد بڑھے، قوموں نے آپ سے برکت پائی اور اسیروں نے رستگاری۔ آپ تین کو چار کرنے والے تھے اور اس کے بعد آپ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

آپ کے کارناموں میں جلسہ سیرت النبیؐ کا اجراء، تفاسیر قرآن، علوم ظاہری و باطنی سے پُر تحریریں و تقریریں، مجلس انتخاب خلافت کا قیام، تحریک جدید، وقف جدید کا قیام، نظارتوں اور

انجمنوں کا قیام، مجلس مشاورت کا باقاعدہ قیام، تحریک شدھی کا مقابلہ، ذیلی تنظیموں کا قیام غرضیکہ ہر کارنامہ ہی کتابوں کے ایک سلسلہ کا متقاضی ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے ملی خدمات نئے باب کی متقاضی ہیں۔

پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق
مرزا بشیر الدین محمود رضی اللہ عنہ

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید بڑے بڑے پرآشوب حالات میں بھی آپ کے ساتھ رہی۔

☆ اصدق الصادقین ﷺ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے کی خبر دی ہے۔ علیحدہ سے بیٹے کی خبر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بیٹا ایک خاص بیٹا تھا اور یہی تشریح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔

☆ پرانے مذاہب کی کتابوں میں مسیح موعود کے ایک خاص (جسمانی) بیٹے کی خبر دی گئی ہے۔

☆ حضرت مسیح وعود علیہ السلام کو اس بات پر یقین تھا کہ وہ آپ کی ذرّیت و نسل ہوگا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے بارہ میں متعدد مرتبہ اس بات کا اظہار کر چکے تھے کہ یہی وہ موعود بیٹا ہے۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور تحریر فرمایا کہ اس بیٹے نے پیشگوئی کے 9 سال کے اندر پیدا ہونا تھا۔ چنانچہ اس کے تقریباً تین سال بعد ہی 12 جنوری 1889ء کو وہ بچہ پیدا ہو گیا۔

(سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 71)

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کیں یقیناً وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوئیں اور نیک اور متقی اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔

☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک کشف میں مثیلہ و خلیفتہ کے الفاظ ہیں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوگا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آپؓ سے سلوک، آپؓ کی تربیت کے واقعات، آپؓ سے بلند توقعات، آپؓ کو اپنی جگہ امام مقرر کرنا اس بات کا اظہار تھا کہ آپؓ ہی موعود وجود ہیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پانے بعد خدا کی قسم کھا کر یہ اعلان کیا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔

☆ کبار صحابہؓ اور علماء جو اپنی ذات میں اولیاء اللہ بلکہ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق اصحابی کالنجوم کے مصداق وجودوں نے اس دعویٰ کو سچ جانا اور ساری عمر اس ایمان پر قائم رہے۔

☆ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپؓ کی خدمت اسلام، آپؓ کی قرآن دانی، ذہانت و فطانت، آپؓ کے کارناموں، آپؓ کی شہرت آپ کے ذریعہ اسیروں کی رستگاری، آپؓ کی ہمہ جہتی ملی خدمات اور دوسرے کارناموں کی گواہی دی۔

آپؓ کی زندگی، دور خلافت اور عظیم کارنامے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ دراصل آپ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذرّیت و نسل اور فرزند تھے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف آپؓ کی سچائی پر دلالت کرتا ہے۔ اور آپؓ کے ذریعہ اسلام کو نئی شوکت عطا ہوئی۔ اور آپؓ ہی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر ہمیشہ ہمیش رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا چلا جائے اور ہمیں آپؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 647-988

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

اے فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب

اے فضلِ عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ
بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ

ہر روز تو تجھ سے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ یہ گردشِ دورانہ

ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں
سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ

قدرت نے جنہیں بخشا اک نورِ یقیں محکم
ہائے وہ تیری آنکھیں وہ نرگسِ مستانہ

ہاں علم و عمل میں تھا اک پیکرِ عظمت تو
قرآن کا شیدائی اور اللہ کا دیوانہ

اسلام کی مشعل کو دنیا میں کیا روشن
اور تو نے اجاگر کی سرگرمیٔ فرزانہ

اے فضلِ عمرؓ پیارے اب حضرتِ ناصرؒ کو
قدرت نے عطا کی ہے اک شانِ امیرانہ

ہمدم جواں اب بھی ربوہ کی فضاؤں میں
وہ روحِ بزرگانہ وہ شفقتِ پدرانہ

اے فضلِ عمرؓ تیرے اوصافِ کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

(یہ نظم 20 فروری 1966ء کو کہی گئی تھی۔ پلکوں سے دستک از مبارک احمد عابدؔ، صفحہ 40-41)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دانشوروں اور مقتدر شخصیات کی آراء

اخلاقی جرآت، بلند کیریکٹر، بے پناہ تنظیمی قوت، بے حد ہمدرد، تحریکِ آزادی کشمیر کے بانی اور دینی وملی خدمات کا اعتراف

دماغی اور قلبی جنگ کے ماہر

معروف مسلم راہنما جناب خواجہ حسن نظامی حضور رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

''آواز بلند اور مضبوط ہے۔ عقل دور اندیش اور ہمہ گیر ہے۔ کئی بیویوں کے شوہر اور کئی بچوں کے باپ اور کثیر التعداد انسانوں کے راہنما ہیں۔ اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کرکے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل اور فہم بھی۔ قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلبی جنگ کے ماہر ہیں۔''

(اخبار عادل، دہلی۔ مورخہ 24 اپریل 1933ء)

اخلاقی جرآت اور بلند کیریکٹر

ایک معروف صحافی اور ایڈیٹر اخبار ریاست دیوان سنگھ مفتون عراق کی آزادی کے حوالہ سے حضورؓ کے جرآت مندانہ کردار کا اظہار دوسرے لیڈروں کے مقابلہ میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''والیان ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر غلامی کے باعث اس قدر پست ہے کہ یہ غلط خوشامد اور چاپلوسی کو ہی ملک یا حکومت کی خدمت سمجھ رہے ہیں۔ ہمارے والیان ریاست اور لیڈروں کی اس احمقانہ خوشامد کی موجودگی میں قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کی اخلاقی جرآت، آپ کا بلند کیریکٹر اور آپ کی صاف بیان دلچسپی اور مسرت کے ساتھ محسوس کی جائے گی جس کا اظہار آپ نے پچھلے ہفتہ اپنی ریڈیو کی تقریر میں کیا۔''

(اخبار ریاست۔ مورخہ 2 جون 1941ء بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان۔ 7 جون 1941ء)

بے پناہ تنظیمی قوت

مشہور صحافی محمد شفیع (م۔ش) نے حضورؓ کی وفات پر اپنے کالم مطبوعہ ''نوائے وقت'' میں لکھا:

''مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؒ نے 1914ء میں خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک اس موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں نکلتی ہوں۔ جماعتی نقطہ نگاہ سے ان کا یہ ایک بڑا کارنامہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد جب قادیان ان سے چھن گیا تو انہوں نے ربوہ میں دوسرا مرکز قائم کر لیا۔'' (نوائے وقت، 12 نومبر 1965ء)

راستباز اور صاف گو بزرگ

ہفت روزہ خاور، لاہور نے شملہ کانفرنس (1930ء) کی اہمیت بتانے کے بعد لکھا کہ:

''حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؒ ایک روحانی پیشوا سمجھے جاتے ہیں مگر راقم الحروف نے شملہ کانفرنس کے موقع پر آپؒ کو سیاسیات حاضرہ سے پورا واقف، راستباز اور صاف گو بزرگ پایا۔ حضرت مرزا محمود صاحبؒ نے ریزولیشن کے حق میں چند منٹ جو تقریر کی وہ ممدوح کی انتہائی راستبازی اور راست گوئی کی دلیل تھی''۔

(ہفت روزہ خاور، لاہور۔ مورخہ 21 جولائی 1930ء بحوالہ تاریخ احمدیت، جلد پنجم، صفحہ 208-209)

بے حد ہمدرد

ایڈیٹر پیسہ اخبار، لاہور مولوی محبوب عالم صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں رقمطراز ہیں:

''ہماری رائے میں مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مسلمانوں کے ایک فرد ہیں۔ ایک جماعت کے امام ہیں۔ اسلام کے بے حد ہمدرد ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی امت کی ہمدردی اور محبت میں اپنی جان، اپنے روپے، اپنے آرام و آسائش کو ترک کرکے آمادہ امداد ہیں تو عام مسلمانوں کو ان کا ممنون ہونا چاہئے''۔

(پیسہ اخبار، لاہور۔ مورخہ 27 اگست 1931ء۔ اداریہ)

دینی اور ملی خدمات کا اعتراف

روزنامہ نوائے وقت، لاہور آپؒ کی وفات کی خبر دیتے ہوئے آپؒ کی دینی اور ملی خدمات کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے:

''آپؒ نے ساری دنیا میں بالعموم اور افریقہ، یورپ اور امریکہ میں بالخصوص احمدیہ مشن کھولے۔ اس سلسلہ میں آپ دو مرتبہ خود یورپ گئے۔ آپؒ نے کل 96 نئے مشن قائم کئے۔ یہ مشن افریقہ کے مغربی ساحل کے ملکوں میں خصوصیت سے عیسائی مشنوں کے مقابلے میں کام کر رہے ہیں۔ تحریک پاکستان کے دوران مرحوم مرزا بشیر الدین محمود احمدؒ نے مسلم لیگ کی حمایت کی۔ 1922ء میں آریہ سماجیوں نے یوپی میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم شروع کی تو مرزا صاحب نے ارتداد کو روکنے کے لئے کافی کام کیا۔ آپؒ نے قرآن پاک کا ایک درجن سے زائد زبانوں میں ترجمہ کروایا جن میں ڈچ، جرمن، انڈونیشین اور سواحیلی شامل ہیں۔ آپؒ 1931ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ 1948ء میں آپؒ نے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کے لئے رضاروں کی فرقان بٹالین تیار کر کے ہائی کمان کے سپرد کر دی''۔

(نوائے وقت، لاہور۔ مورخہ 9 نومبر 1965ء)

تحریک آزادی کشمیر کے بانی

ہفت روزہ انصاف، راولپنڈی آپؒ کی وفات پر آپؒ کی کشمیر کے لئے خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے:

(باقی صفحہ 22)

ربوہ کا قیام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ

ربوہ کے متعلق الٰہی بشارات

قدیم سے یہ سنتِ مستمرّہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعتوں کو ہجرت بھی کرنا پڑتی ہے جس کے نتیجہ میں بے شمار افضالِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور اَن گنت برکات کا ایک لمبا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ربوہ کے بارہ میں بھی خدائے رحیم و کریم کی طرف سے مختلف بشارات ہوئیں جو بعد میں پوری ہوگئیں۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 18 ستمبر 1894ء کو الہام ہوا۔

''داغِ ہجرت''

(تذکرہ۔صفحہ 722)

☆ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1941ء میں رؤیا دیکھی کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور آپ قادیان سے نکل کر پہاڑی اور ٹیلوں میں نئے مرکز کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔

آپؓ رؤیا کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

''میں نے اُس رؤیا میں دیکھا کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور ہر قسم کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں مگر مقابلہ کے بعد دشمن غالب آ گیا اور ہمیں وہ مقام چھوڑنا پڑا۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں کہ کس جگہ جائیں اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ مَیں ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑوں پر چلیں وہاں اٹلی کے ایک پادری نے گرجا بنایا ہوا ہے اور ساتھ ہی اس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں جنہیں وہ کرایہ پر مسافروں کو دیتا ہے۔ وہ مقام سب سے بہتر رہے گا۔ مَیں ابھی متردّد ہی تھا کہ اس جگہ رہائش اختیار کی جائے یا نہ کی جائے کہ ایک شخص نے کہا آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ یہاں مسجد بھی ہے۔ اس نے سمجھا کہ کہیں میں رہائش سے اس لئے انکار نہ کردوں کہ یہاں مسجد نہیں۔ چنانچہ میں نے کہا اچھا مجھے مسجد دکھاؤ۔ اس نے مجھے مسجد دکھائی جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی تھی، چٹائیاں اور دریاں وغیرہ بھی بچھی ہوئی تھیں اور امام کی جگہ ایک صاف قالینی مصلّٰی بچھا ہوا تھا۔ اس پر مَیں خوش ہوا اور میں نے کہا۔ لو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسجد بھی دے دی، اب ہم اسی جگہ رہیں گے۔''

(انوار العلوم۔ جلد 20، صفحہ 545)

☆ دانہ ضلع ہزارہ کے ایک بزرگ میر گل شاہ صاحب کو جنوری 1900ء میں ایک رؤیا میں قادیان کے ساتھ ایک اور مقدس شہر کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔ (عسلِ مصفّی از مرزا خدا بخش، جلد دوم، صفحہ 500)

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے تایا حضرت چوہدری غلام حسین صاحب متوطن جھنگ نے 1932ء میں خدا کے حضور متضرعانہ دعائیں کیں کہ خدایا پیشگوئی مصلح موعود میں موجود الہامی الفاظ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا'' سے کیا مراد ہے، تو انہیں رؤیا میں دکھایا گیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک میدان میں پُرشوکت جلسہ مصلح موعود ہو رہا ہے۔ (روزنامہ الفضل۔ 9 مارچ 1945ء، صفحہ 4)

نئے مرکز کا فیصلہ

1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت جماعتِ احمدیہ نے دیگر مسلمانوں کی طرح پاکستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ 25 ستمبر 1947ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوہدری عبد العزیز صاحب سیشن جج سرگودھا کو رتن باغ لاہور مشورہ کے لئے بلایا اور اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور مختلف جگہیں زیر بحث آئیں جیسے ننکانہ صاحب، ضلع سیالکوٹ، پسرور، کلاسوالا، شکر گڑھ، کھوٹہ اور چناب نگر کے کنارے والی جگہ جو پہاڑوں کے درمیان ہے۔

چوہدری عزیز احمد باجوہ سب جج نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے غربی جانب سرگودھا فیصل آباد روڈ پر قطعۂ زمین حضورؓ کی رؤیا کے مطابق موجود ہے۔

1947ء کے اواخر میں حضورؓ نے یہ رقبہ ملاحظہ فرمایا اور حسبِ ارشاد حضور اس کی خرید سے متعلق جملہ انتظامات حضرت نواب محمد دین صاحب نے سرانجام دیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 20 ستمبر 1948ء کو نمازِ ظہر کے بعد پانچ بکروں کی قربانی اور ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ تقریباً 250 احباب کی موجودگی میں نئے مرکز ربوہ پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہاں پانی تھا نہ درخت نہ کوئی جھاڑی۔ ساری زمین پر سفید کلر کی تہہ تھی اور انسان چلتے ہوئے ٹخنوں تک اس میں دھنس جاتا تھا۔ زیرِ زمین پانی انتہائی کڑوا اور ناقابلِ استعمال تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ باوجود انتہائی نامساعد حالات کے ربوہ آباد ہو گیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سرسبز و شاداب شہر بن چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''رؤیا کے مطابق یہ جگہ مرکز کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آیا اور میں نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ خواب میں جومَیں نے مقام دیکھا تھا، اس کے اِردگرد بھی اسی قسم کے پہاڑی ٹیلے تھے۔ صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ مَیں نے اُس میدان میں گھاس دیکھا تھا مگر یہ چٹیل میدان ہے۔ اب بارشوں کے بعد کچھ کچھ سبزہ نکلا ہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ یہاں گھاس بھی پیدا کر دے اور اس رقبہ کو سبزہ زار بنا دے۔''

(انوار العلوم جلد 20 صفحہ 546)

ربوہ کے متعلق توقعات اور قربانیاں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہم قادیان سے باہر آئے ہیں اور اسی کے منشاء کے ماتحت ہم یہاں ایک نیا مرکز بسانا چاہتے ہیں۔ ہر چیز میں روکیں حائل ہو سکتی ہیں اس لحاظ سے ممکن ہے ہمارے اس ارادہ میں بھی کوئی روک حائل ہو جائے لیکن ہمارا ارادہ اور ہماری نیت یہی ہے کہ ہم پھر ایک مرکز بنا کر اسلام کے غلبہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کریں اور اللہ

تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں ہمارا حامی و مددگار ہو۔ ہم نے اِس وادیٔ غیر ذی زرع کو جس میں فصل اور سبزیاں نہیں ہوتیں، اس لئے چنا ہے کہ ہم یہاں بسیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کریں مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ساری فصلیں اور سبزیاں اور ثمرات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ پس اوّل تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو صاف کرے اور ہمارے ارادوں کو پاک کرے اور پھر ہم اُسی سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ کے ظل کے طور پر اور مکہ مکرمہ کے موعود کے طفیل ہم کو بھی اس وادی میں ہر قسم کے ثمرات پہنچاوے گا۔ ہماری روزیاں کسی بندے کے سپرد نہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے پاس سے ہم کو کھلائے گا اور ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ یہاں کے رہنے والوں میں دین کا اتنا جوش پیدا کردے، دین کی اتنی محبت پیدا کردے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق پیدا کردے کہ وہ پاگلوں کی طرح دنیا میں نکل جائیں اور اُس وقت تک گھر نہ لوٹیں جب تک دنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم نہ کردیں۔....

اِس کے بعد اس رقبہ کے چاروں کونوں پر قربانیاں کی جائیں گی اور ایک قربانی اس رقبہ کے وسط میں کی جائے گی۔ یہ قربانیاں اس علامت کے طور پر ہوں گی کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوگئے تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی کو قبول فرما کر بکرے کی قربانی کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح ہم بھی اس زمین کے چاروں گوشوں پر اور ایک اس زمین کے سنٹر میں اس نیت اور ارادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرتے ہیں کہ خدا ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ اس راہ میں قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین'' (انوار العلوم۔جلد 20 صفحہ 547-548)

ربوہ۔مرکزِ احمدیت کے مقاصد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

''یہ جگہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے مخصوص ہونی چاہیے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے نام کے پھیلانے کے لئے مخصوص ہونی چاہیے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے دین کی تعلیم اور اس کا مرکز بننے کے لئے مخصوص ہونی چاہیے۔ ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہوسکے....

اگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اعلیٰ مقام دے تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس مقام کو دین کا مرکز بنائے رکھیں اور ہمیشہ دین کی خدمت اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے وہ اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔'' (روزنامہ الفضل 16 اکتوبر 1949ء، صفحہ 3)

ربوہ کا روشن مستقبل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''یہ کبھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اُجڑ جائے گا۔ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ ربوہ کے چپے چپے پر اَللّٰہُ اَکْبَر کے نعرے لگے ہیں۔ ربوہ کے چپے چپے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس پر نعرۂ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا گیا ہے۔ یہ بستی قیامت تک خدا تعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔ اس لئے یہ کبھی نہیں اُجڑے گی، کبھی تباہ نہ ہو گی۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں کھڑا کرتی رہے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔'' (الفضل 11 جنوری 1957ء صفحہ 3)

''کہنے والے کہیں گے کہ ربوہ میں کون آئے گا۔ ہم کہتے کہ اور کوئی نہ آئے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آئیں گے اور ہم ان فرشتوں کے لئے یہ عمارتیں بنوا رہے ہیں۔ کہنے والے کہیں گے کہ کون آئے گا۔ ہم کہتے ہیں خدا آئے گا۔ اور اس زمین کو اپنی برکت سے بھر دے گا۔ اور یقیناً ہر مومن اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے اپنے چندوں اور قربانیوں میں بڑھتا چلا جائے گا۔ بے شک وہ لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے کہ تم اپنے مال کو ضائع کر رہے ہو مگر درحقیقت تم اپنے مال کو ضائع کرنے والے نہیں ہوگے۔ تم ایک بیج بو رہے ہوگے۔ تم اپنی آئندہ نسل کی ترقی کے لئے ایک کھیتی تیار کر رہے ہوگے۔ آخر میں لوگ جو تم پر ہنسی اڑانے والے ہوں گے فاقوں سے مر رہے ہوں گے اور تم جنہیں یہ کہا جاتا ہے کہ اپنا مال ضائع کر رہے ہو تم کھیتوں سے غلہ بھر بھر کر اپنے گھروں میں لا رہے ہوگے اور وہ غلہ جو تمہاری خوشحالی کا بھی موجب ہوگا۔ پس جماعت کو قربانی کے مواقع پر اپنے اردگرد کے حالات اور دنیا کے تغیرات سے خائف نہیں ہونا چاہئے۔'' (روزنامہ الفضل 3 اپریل 1949ء صفحہ 5)

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں

(کلامِ محمودؓ)

مسجد بیت الاحد۔ناگویا(جاپان)

(20 نومبر 2015)

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

ہو مبارک سب کو' آئے نور کے آنے کے دن
مشرق و مغرب میں ہر سُو دیں کے پھیلانے کے دن

تھی تمنا کہ خدا کا گھر بنے جاپان میں
آ گئے وقتِ خزاں میں اِس کے بن جانے کے دن

شکرِ مولا مل گئی ناگویا کو بیتُ الاحد
ہیں یہی واحِد خدا کی حمد کے گانے کے دن

جاگ اٹھا ہے نصیب اِس ملک کا بارِ دگر
ایک محبوبِ خدا کے اِس جگہ آنے کے دن

چڑھتے سورج کی زمیں پر اِک نیا ہے دن چڑھا
گورائیکو☆ دیکھ کر آئے ہیں مُسکانے کے دن

اب بدل جائے گی قسمت اس زمیں کی دیکھنا
مردِ حق کی زاریوں کے پھول پھل لانے کے دن

مالکِ ارض و سما تو کھول دے لوگوں کے دل
کب تلک چلتے رہیں گے حق کو ٹھکرانے کے دن

آئی ہے بادِ صبا مشرق سے یوں مستانہ وار
''اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن''

☆ گورائیکو جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے: سورج کا طلوع ہونا۔

خطباتِ حضرت خلیفۃ المسیح ۔روحانیت کا شیریں چشمہ

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

جماعت احمدیہ کے شدید معاند مولوی ظفر علی خان صاحب نے خلافت ثانیہ میں لکھا تھا کہ قادیان کا تانگہ بان سیاسی شعور میں ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ وہ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) کے خطبات سنتا ہے۔

یہ بات واقعی درست ہے اور ایک جم غفیر اس بیان کی تائید کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے علم وعرفان اور روحانیت کا جو چشمہ خلفائے احمدیت کے خطبات جمعہ وغیرہ کی صورت میں جاری کیا ہے وہ اپنی نوعیت کا بہت منفرد اور شیریں چشمہ ہے۔

☆ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ کے بظاہر مذہبی علماء میں سے نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی علوم پر انہیں گہری دسترس حاصل ہے اور بات کہنے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔ وہ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:

''ایک نشست میں کسی مسئلے پر رائے دینے کا اتفاق ہوا تو راجہ ظفر الحق جو خود ذوق بھی رکھتے تھے اور اسلامی علوم میں دلچسپی رکھتے تھے، بے ساختہ پوچھنے لگے کہ جتنے مسائل ہماری اس چھوٹی سی مجلس میں زیر بحث آئے ہیں ہمیشہ ہم نے عصری مسائل اور اسلام پر تمہاری معلومات کو نت نئی معلومات سے ہم آہنگ پایا ہے۔ آخر یہ تفصیلی مطالعہ کا وقت کہاں سے نکالتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ مطالعہ کا وقت اور بھاری بھرکم کتب دیکھنے کا موقع تو نہیں ملتا البتہ خلیفۃ المسیح کے خطبات یا الفضل کے مضامین سے بے شمار مواد مل جاتا ہے اور یہ صرف میرا تجربہ نہیں ہزاروں احمدیوں کا تجربہ ہے۔''

(روزنامہ الفضل صدسالہ جوبلی سوونیئر۔ صفحہ 73)

حقیقت یہ ہے کہ الفضل میں بھی جو کچھ شائع ہوتا ہے اُس کا ایک بڑا حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلفاء کے ارشادات پر براہِ راست مشتمل ہوتا ہے یا اُس سے مستفاد ہوتا ہے۔

☆ مکرم احسن اسماعیل صدیقی صاحب مرحوم گوجرہ کے رہائشی تھے۔ 1936ء میں تحریر کرتے ہیں:

''یوں تو الفضل کا میں بے حد شائق ہوں مگر جس دن الفضل کا خطبہ نمبر ملتا ہے فرطِ مسرت سے جھومنے لگتا ہوں اور کسی ایسی جگہ کا متلاشی ہوتا ہوں جہاں میرے مطالعہ میں کوئی چیز مخل نہ ہو سکے تا کہ میں چپ چاپ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے جادو اثر الفاظ پڑھوں، بار بار پڑھوں اور ایک کیف کے سمندر میں ڈوب جاؤں۔

میں نے ہرکارے کی آمد کے صحیح وقت کو معلوم کرنے کے لئے اپنے صحن کی دھوپ پر نشان لگا رکھا ہے۔ ہر پانچ منٹ کے بعد بے تابانہ اسے دیکھتا ہوں اور جونہی کہ دھوپ میرے مقررہ نشان پر آ جاتی ہے میں اپنے ڈرائنگ روم میں ہرکارے کے انتظار میں آ بیٹھتا ہوں۔ میری ڈاک، عزیزوں کے خطوط، دوستوں کے محبت ناموں، چند ایک ادبی رسائل اور مختلف اخبارات پر مشتمل ہوتی ہے مگر میری نظر ہمیشہ ایک چھوٹے سے تہہ شدہ اخبار پر پڑتی ہے۔ اس کا نام ''الفضل'' ہے۔ کھولتا ہوں اور اس میں ایسا کھو جاتا ہوں کہ باقی ماندہ ڈاک میری میز پر پڑی کی پڑی رہ جاتی ہے۔ 28 مارچ 1936ء کو حسب معمول میں اخبار الفضل کا منتظر اپنے دروازے کے سامنے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا کہ کسی کے بوٹوں کی آواز سنائی دی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو پوسٹ مین ڈاک کے تھیلے میں سے کچھ خطوط اور اخبارات وغیرہ نکال رہا تھا۔ یہ میری ڈاک تھی۔ سنبھالی اور ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر کے تمام ڈاک کو پہلے کی طرح میز پر بکھیر دیا۔ میری نظر سرخ رنگ سے لکھے ہوئے الفضل پر پڑی۔ یہ خطبہ نمبر تھا۔ اُٹھایا اور پڑھنے لگ گیا۔ ایک ایک لفظ دل میں کھبتا جا رہا تھا اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ میرے سامنے کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ جب میں خطبہ پڑھتے پڑھتے ان الفاظ پر پہنچا کہ آؤ ہم پھر اپنے رب کے حضور سجدے میں گر جائیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیں۔ خطبہ کی آخری دعا بڑی مشکل سے ختم کی اور اسی وقت اپنے رب کے حضور سجدہ میں جھک گیا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 7 اپریل 1936ء)

☆ ایک صاحب نے اپنے احمدی ہونے سے قبل اپنے ایک احمدی دوست کے نام مندرجہ ذیل خط لکھا۔

''الفضل اخبار نے میرے دل میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے خاص کر خلیفہ صاحب کے خطبات بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان سادے مگر مسحور کر دینے والے خطبات کے بغور مطالعہ کے بعد زنگ آلودہ دلوں کی تسخیر یقینی اور لازمی امر ہے۔ اگر آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں ضرور اس نیک دل اور روشن دماغ کی کرنیں گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہوں گی۔

اگر آپ کے پاس بیعت فارم موجود ہوں تو ارسال کر کے ممنون فرمائیں ورنہ مرکز سے منگوانے کی تکلیف گوارا کریں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 24 مئی 1936ء، صفحہ 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ 1935ء میں فرمایا:

''مجھے کل ہی ایک نوجوان کا خط ملا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں احراری ہوں۔ میری ابھی اتنی چھوٹی عمر ہے کہ میں اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہیں کر سکتا۔ اتفاقاً ایک دن ''الفضل'' کا مجھے ایک پرچہ ملا جس میں آپ کا خطبہ درج تھا۔ میں نے اسے پڑھا تو مجھے اتنا شوق پیدا ہو گیا کہ میں نے ایک لائبریری سے لے کر ''الفضل'' باقاعدہ پڑھنا شروع کیا۔

پھر وہ لکھتا ہے خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں اگر کوئی احراری آپ کے تین خطبے پڑھ لے تو وہ احراری نہیں رہ سکتا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ ذرا لمبا پڑھا کریں کیونکہ جب آپ کا خطبہ ختم ہو جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل خالی ہو گیا اور ابھی پیاس نہیں بجھی۔ تو سچائی کہاں کہاں اپنا گھر بنا لیتی ہے۔ وہ

چھوٹے بچوں پر بھی اپنا اثر ڈالتی ہے اور بڑوں پر بھی۔"

(خطباتِ محمودؒ۔جلد16،صفحہ 361)

☆ 1940ء میں غیر مبائعین کے سابق منتظم مہمان خانہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں تھا مگر بعض وجوہ سے میں نے آپ کی بیعت نہ کی اور لاہور چلا آیا۔ مگر حضورؓ کی عزت و احترام میرے دل میں موجود تھا۔ آہستہ آہستہ میں اہل لاہور سے دلبرداشتہ ہوگیا اور سیالکوٹ چلا گیا۔ وہاں اخبار 'الفضل' روزانہ پڑھتا اور اب میرے شکوک ختم ہو گئے ہیں۔ میں بیعت فارم پُر کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔24 مئی 1940ء)

☆ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر لکھتے ہیں:

"خلافت ثالثہ کے ابتدائی سالوں میں جنوری 1967ء میں خاکسار کی سروس کا آغاز ہوا۔ خاکسار کے ایک غیر احمدی ساتھی انجینئر (جو خاکسار سے عمر میں 10-15 سال بڑے تھے) خاکسار کے پاس آئے اور الفضل دیکھ کر پڑھنے میں گم ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا کوئی خطبہ تھا۔ کہنے لگے میں آپ کے دوسرے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلیفہ ثانی) کے خطبے بھی پڑھتا رہا ہوں اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پُر زور تحریرات بھی پڑھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلیفہ ثانی) کے خطبے پڑھتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آج میں نے حضرت خلیفہ ثالث رحمہ اللہ کا خطبہ پہلی بار پڑھا ہے اور میری وہی کیفیت ہوئی ہے جو حضرت خلیفہ ثانی کا خطبہ پڑھ کر ہوا کرتی تھی۔ خاکسار نے اُنہیں بتایا کہ اب بھی آپ کو یقین نہیں ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خود خدا نے کھڑا کیا تھا اور آگے خلفاء وقت بھی خدا کے ہی انتخاب سے آتے ہیں اور ایک ہی قسم کی روحانی کیفیت رکھتے ہیں۔

خاکسار کے ایک احمدی دوست تھے انجینئر ابراہیم نصر اللہ درانی مرحوم وہ بتایا کرتے تھے کہ میرے والد آغا محمد بخش صاحب ایم۔اے انگلش تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر زور خطبے پڑھ کر احمدی ہوئے تھے۔ اُنہیں یہ خیال آتا تھا کہ اگر اس موعود بیٹے کے اتنے پُر روز اور ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطبے ہیں تو جس کا یہ بیٹا ہے اُن کا کیا حال ہوگا! وہ کہتے تھے کہ والد صاحب برملا کہتے تھے کہ اُنہوں نے کسی اختلافی مسئلہ کا خیال نہیں کیا بلکہ ابتداء میں اُنہیں اختلافی مسائل کا پتہ بھی نہ تھا صرف خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر زور خطبات اور تحریرات سے وہ احمدی ہوئے اور آگے متقی نسل چھوڑی۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔18 جنوری 2013ء،صفحہ 9)

یہ سارے ایمان افروز واقعات اس دور کے ہیں جب خطبات کے ابلاغ کا واحد ذریعہ الفضل تھا۔ اب تو خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ براہِ راست خطبہ سنتے ہیں اور لاکھوں احمدی ایک وقت میں یکجان ہو کر سنتے ہیں۔ ایسا نظارہ نہ فلک کی آنکھ نے پہلے دیکھا نہ آئندہ دیکھے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک انگریز... جو تقریباً باقاعدہ جمعہ کے خطبے سنتا ہے اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے۔ ... اُس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو جاتے ہیں"۔

(خطبات مسرور۔جلد2،صفحہ 727)

حضور کے بیان فرمودہ خطبات بعد میں الفضل میں شائع ہوتے ہیں اور ان کی ایک مستقل افادیت بھی ہے۔

☆ مکرم حمید المحامد حامد صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں:

"الفضل میں خطبات جمعہ کے مطالعہ کے دوران احساس ہوا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کی سہولت ہمیں نصیب ہے اور ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات حضور کی زبانی سننے کا ہمیں موقع ملتا ہے تاہم الفضل میں بالتفصیل خطبہ جمعہ کا بغور مطالعہ ایک اور لطف و سرور اور افادیت کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔"

امر واقع یہ ہے کہ مطالعہ کے دوران انسان کو غور و فکر کرنے، بات کو بہتر طور پر ذہن نشین کرنے عمل کی راہ متعین کرنے اور ارادہ باندھنے کا موقع ملتا ہے۔ یوں بھی ہر اچھی بات کی تکرار اچھی ہوتی ہے۔ بات کو سن کر، پھر پڑھ کر انسان بہتر طور پر بات کو ذہن نشین کرتا ہے۔ یہ بات الفضل کے قارئین اور متوقع قارئین کے سامنے ہونی چاہئے۔ بعض دوست شاید ایم۔ٹی۔اے پر خطبہ سن کر اس کے پڑھنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوں۔

☆ محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ لکھتی ہیں:

کبھی دیتے ہیں ہم کو حوصلہ ہمت بڑھاتے ہیں
کبھی اللہ کے وعدوں کی خوشخبری سناتے ہیں

کبھی آیات قرآنی کی تصویریں بناتے ہیں
قدیر و مقتدر قادر کا جلوہ بھی دکھاتے ہیں

خدا کے بعد وہ ہی آسرا ہیں جانتے کیسے؟
اگر خطبے نہ آتے تو یہ دن ہم کاٹتے کیسے؟

بہت گہری ہے ان کی سوچ اور وسعت نظر میں ہے
ہر اک لمحہ ترقی دینِ احمدؐ کی نظر میں ہے

وہ ماضی سے سبق لیتے ہیں مستقبل نظر میں ہے
جماعت کے ہر اک ممبر کی بہبودی نظر میں ہے

جماعت متحد ہے اور منظّم جانتے کیسے؟
اگر خطبے نہ آتے تو یہ دن ہم کاٹتے کیسے؟

(روزنامہ الفضل ربوہ۔28 جولائی 2014ء،صفحہ 4)

کشفی خبر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد☆ کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود تب میں نے اس پیش گوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن،جلد15،صفحہ 214)

☆ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔

(تذکرہ۔صفحہ 675)

محمود ایک تیز روشنی والا لیمپ لے کر سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک پر اس کی تیز روشنی پڑ رہی ہے۔

(تذکرہ۔صفحہ 677)

خدا کی خاطر خدا کی عبادتوں کی توفیق مانگنے کے لئے سب سے عظیم مہینہ رمضان کا مہینہ ہے

من شھد منکم الشھر کی نہایت پُرحکمت تفسیر

غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19 جنوری 1996ء بمقام مسجد فضل لندن

کینیڈا ایک وسیع وعریض ملک ہے۔ اس کا بیشتر علاقہ 50° عرض بلد کے شمال میں ہے۔ اس لئے سال کے دوران گرمیوں میں رات انتہائی طور پر مختصر ہوجاتی ہے اور سردیوں میں دن مختصر ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ہر حصہ میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر رمضان المبارک کے ایام میں نمازوں اور روزوں کے اوقات بھی ان جماعتوں میں غیر معمولی بن جاتے ہیں۔

ان غیر معمولی جغرافیائی حالات کے پیش نظر سال کے دوران ان جماعتوں میں نمازوں کے اوقات کیا ہوں اور رمضان کے روزوں کے اوقات سحر اور افطار کیا ہوں؟ اس بارہ میں قرآن وسنت، فقہ احمدیہ اور خطبات خلفاء ہمارے لئے راہنمائی مہیا کرتے ہیں اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جنوری 1996ء ہمارے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک میں روزوں کے اوقات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ کے چند اقتباسات افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں تاکہ مذکورہ علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک کے ایام میں روزوں کے اوقات کے صحیح تعین کے لئے راہنمائی حاصل کی جاسکے۔

(ادارہ)

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ؕ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ 2: 186-187)

...اب ایک بحث یہ ہے کہ رمضان کو سورج سے کیوں نہیں باندھا؟ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً ہر ملک کا موسم الگ الگ ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن میں سردیوں میں دن بالکل چھوٹے رہ جاتے ہیں اور گرمیوں میں بے انتہا لمبے ہوجاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور دن برابر ہیں۔ بعض ایسے ہیں جہاں شدید گرمی ہے اور پھر دن برابر نہیں ہیں۔ تو اگر ایک ہی سورج کے حساب سے مہینہ مقرر کردیا جاتا تو وہ مہینہ ہر جگہ ایک ہی طرح ایک ہی موسم میں رہتا، کبھی اس میں تبدیلی نہ ہوتی۔ ناروے کے لوگوں کے لئے مثلاً اگر وہ مہینہ سردیوں میں ہوتا تو ناروے کے لوگوں کے لئے ادھر روزہ رکھا ادھر کھولنے کا وقت آگیا اور جو جنوبی قطب کے پاس رہتے ہیں ان کا روزہ ختم ہی نہ ہوتا۔ جو زیادہ قریب ہیں وہ تو سال بھر روزہ چلتا لیکن جو ذرا مناسب فاصلے پر ہیں ان کا بھی ہوسکتا ہے تئیس (23) گھنٹے کا روزہ ہو۔ ایک گھنٹے کے اندر نمازیں بھی پڑھنی ہیں۔ تہجد بھی پڑھنی ہیں، کھانا بھی کھانا ہے اور پھر تئیس (23) گھنٹے کے روزے کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اول تو جو تئیس (23) گھنٹے والا واقعہ ہے وہ احادیث کے مضمون کی روشنی میں حقیقت میں ممکن ہی نہیں ہے یہ بھی میں آپ کو اچھی طرح سمجھا دوں۔ اس لئے یہ قرآن کریم نے جو فرمایا ہے علامتیں جاری فرمائی ہیں دو طرح سے۔ ایک علامتیں وہ ہیں جن کا تعلق سورج سے ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں عبادتیں دونوں طرح اکٹھی ہوگئی ہیں۔ کسی اور مہینے میں اس طرح عبادتیں اکٹھی نہیں ہوئیں جس طرح رمضان کے مہینے میں عبادتیں ہر پہلو سے جڑ گئی ہیں۔ یعنی سورج کے سال کا بھی تعلق ہے اور چاند کے سال کا بھی تعلق ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی عبادات کا تعلق ہے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ روزانہ نمازیں بھی تو مغرب کے بعد آتی ہیں۔ آتی تو ہیں مگر وہ سورج کے حوالے سے آتی ہیں چاند کے حوالے سے نہیں۔ پانچ نمازیں جو فرض ہیں اور تہجد کے وقت یہ سارے کے سارے سورج کی علامتوں سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ چاند کے تعلق سے جو عبادت آتی ہے وہ صرف رمضان کی ہے۔ یا پھر حج ہے جو چاند سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کے علاوہ تمام عبادتیں سورج سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورج کے ساتھ نمازوں کو باندھ کر یہ بات ناممکن بنادی ہے کہ ایک انسان علامتوں کے مطابق ایسی جگہ پانچ نمازیں ادا کرسکے جو شمالی قطب یا جنوبی قطب کے بہت قریب ہو۔ اور یہ ناممکن بنا کر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع فرمادی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے، دجال کا زمانہ جب کہ دن دنیا میں بعض جگہ روزمرہ کے چوبیس (24) گھنٹے کے دن ہوں گے۔ اکثر جگہ تو یہی ہوگا۔ لیکن بعض ایسی جگہیں بھی ہوں گی جہاں لمبے بھی ہوں گے، کہیں چھ مہینے کا دن بھی ہوگا کہیں سال کا دن بھی ہوگا۔ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مطلع فرمایا تاکہ آئندہ زمانے کے انسان کے لئے مشکل نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی صحابہؓ میں سے کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا جب ایک سال کا دن آئے گا تو ہم اس ایک سال میں پانچ نمازیں پڑھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ بالکل نہیں، اندازہ لگا کر اپنے ویسے ہی دن تقسیم کرنا جیسے روزمرہ کے معمول کے دن ہیں۔ اور جب وہ دن گزرے تو اس کے مطابق اپنی پانچ نمازیں پوری کیا کرنا۔

تو جہاں سورج کی ظاہری علامتیں قاصر رہ جائیں کہ وہ ایک دن کے خدوخال کو نمایاں کرسکیں، جہاں سورج کی ظاہری علامتیں عاجز آ جائیں کہ دن کو چوبیس گھنٹے کے اندر باندھے رکھیں وہاں نمازوں کے احکامات بدل گئے، وہاں اندازے شروع ہو گئے۔ اور اندازوں کی شریعت نے اجازت دی۔ اور اس میں حکمت ظاہر و باہر ہے۔ اول تو یہ کہ لمبے روزے میں تو سارے ہی شہید ہو جاتے ایک ہی روزے میں۔ اور چھوٹے روزے کا پتہ ہی نہ چلتا کہ کیسے رکھیں وہ ایک تماشہ سا بن جاتا۔ مگر جہاں بھی یہ اجنبی دن چڑھتے ہیں خواہ وہ ایک دن کے چوبیس گھنٹے کے دائرے میں بھی رہیں تو قرآن کریم کا کمال یہ ہے عبادت کی علامتیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں علامتیں عبادت کو ان دنوں کے اندر ساکت کر دیتی ہیں۔ اور اندازہ شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی غیر معمولی دن کے لئے ضروری نہیں کہ چوبیس (24) گھنٹے سے لمبا ہو۔ چوبیس (24) گھنٹے سے قریب دن پہنچا ہوا ہو تب بھی وہ ناممکن دن بن جائے گا اور جہاں وہ ناممکن دن بنے گا وہیں سے اندازہ شروع ہو جائے گا۔

اس کی مثال میں آپ کو سمجھا دوں کیونکہ ناروے سے بھی مجھے سوال آئے ہوئے ہیں بعض دوسرے ملکوں سے بھی اس لئے میں اس خطبے میں ساری باتیں کھول رہا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے اکثر احمدی جہاں جہاں بھی آج کل یہ ٹیلی ویژن پہنچ رہی ہے، یہ خطبہ سنتے ہیں، سن رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر دن فرض کریں اٹھارہ گھنٹے کا ہو یعنی سورج نکلنے سے (روزے کی بات نہیں کر رہا) دن سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک اٹھارہ (18) گھنٹے ہوں تو پیچھے چھ (6) گھنٹے کی جو رات رہ جائے گی اس رات میں صبح اور شام کی شفق اتنی پھیل چکی ہوں گی کہ ان کے درمیان سیاہی آئے گی ہی نہیں۔ پس جب سیاہی غائب ہو گئی تو نمازوں کی تقسیم ممکن نہ رہی۔ مغرب کس وقت پڑھیں گے، عشاء کس وقت پڑھیں گے، تہجد کس وقت ہو گی، صبح کس وقت طلوع ہو گی یہ ایک ہی چیز ہو جاتی ہے، چنانچہ ہم نے خود یہ ایسے دن دیکھے ہیں جب ہم گرمیوں میں ایک دو سال پہلے ناروے گئے تھے شمال کی طرف تو جہاں چوبیس گھنٹے کا دن شروع ہو چکا تھا وہاں تو بالکل ہی معاملہ اور ہے۔ وہاں تو صبح بھی سورج، دوپہر کو بھی، رات کو بھی، آدھی رات کو بھی، اور سورج نکلے ہوئے میں تہجد پڑھنی پڑھتی تھی مگر اندازے کرکے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اصدق الصادقین ہیں، سب سچوں سے بڑھ کر سچے اور یہ ایک بات بھی آپؐ کی سچائی پر سورج سے بڑھ کر زیادہ روشن گواہ بن جاتی ہے۔ اس اندھیرے زمانے میں اتنی روشنی سے چودہ سو سال بعد کے حالات معلوم کئے اور ان پر روشنی ڈالی۔ اتنی دور تک روشنی ڈالنے والا نبی اس شان کا کوئی دکھاؤ تو سہی۔ فرمایا وہ دن ہوں گے جب بھی وہ دن عام عادت سے بدل چکے ہوں۔

> **آپؐ نے فرمایا ہے روزمرہ کے عادی دنوں کے مطابق اندازے کرنا۔ عادی دن وہ ہیں جن میں پانچ نمازیں سورج کی علامتوں کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز کی جاسکتی ہیں۔ جہاں وہ نمازیں ممتاز نہیں ہو سکتیں۔**

وہاں اندازہ شروع۔ اور پھر کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ تو اس لئے یہ قرآن کریم کا کمال ہے کہ رمضان مبارک کو چاند کے ساتھ جو باندھا ہے اب میں اس طرف واپس آ رہا ہوں، اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ مہینہ جگہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ جنوب والے لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے، کبھی شمال والوں کے لئے۔ پس ایسے موقع پر اگر یہ سورج والا مہینہ ہوتا تو بعض لوگوں پر ہمیشہ بہت ہی سخت رہتا۔ لمبے سے لمبا دن اور پر آزار دن جس میں گرمی سے لوگوں کی زبانیں سوکھ جاتیں اور تڑپ تڑپ کر بعض جان دے دیتے۔ ہمیشہ مسلسل ایسی ہی تکلیف لے کر ان کیلئے آتا۔ اور بعض جگہ اتنا چھوٹا ہوتا اور موسم بھی ٹھنڈا کہ ان کو پتہ ہی نہیں لگتا بلکہ ان کے لئے یہ مصیبت ہوتی کہ کھائیں کیسے۔ ایک روزہ افطار بھی کریں اور سحر بھی کریں، بیچ میں تہجد بھی پڑھیں، چند گھنٹوں کے اندر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس کتنے گھنٹے کے لئے ممکن ہے اس کی علامتیں ساتھ بیان فرما دی گئیں کہ

> **جہاں سورج کی علامتوں سے عبادتیں کھل کے واضح ہوں، جہاں رمضان پر یہ بات صادق آئے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز ہو سکے وہ دن معمول کے دن ہیں۔ جہاں ان میں سے کوئی علامت اطلاق نہ پائے وہاں تم نے اندازے کرنے ہیں۔**

مگر معمول کے دنوں میں بھی تو بہت فرق ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ 'تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ' (سورۃ آل عمران 141:3) کا مضمون رمضان سے بھی باندھ دیا اور

> **یہ دور ایسا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے قائم کردہ قوانین کو خدا نے خود ہی بندوں کے لئے مسخر فرما رکھا ہے اور نئی نئی باتیں جو ہمارے علم میں آ رہی ہیں ان کو خدمتِ دین میں استعمال کرنا چاہئے۔**

رمضان چکر کھاتا رہتا ہے۔ کبھی سخت روزے آتے ہیں اور وہ اپنا سبق سکھا کر چلے جاتے ہیں۔ کبھی نرم روزے آتے ہیں اور راتوں کی جفا کشی بڑھ جاتی ہے۔ پس کبھی دن کی سختی کے مزے ہیں اور کبھی رات کی لمبائی کے مزے ہیں۔ کبھی ایک ابتلا ہے کبھی دوسرا۔ کبھی ایک انعام ہے کہیں دوسرا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان ایام کو آپس میں پھیر رکھا ہے۔ پس رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں سورج اور چاند دونوں اکٹھے عبادتوں پر گواہ بنتے ہیں۔ ورنہ سارا سال سورج تو بنا رہتا ہے چاند گواہ نہیں بنتا۔ تو 'فِیہِ القرآن' میں ایک یہ بھی مضمون ہے کہ کوئی چیز رمضان میں باقی ہی نہیں رہی جس کا بیان نہ ہوا ہو قرآن کریم میں۔ قرآن میں چاند والی عبادتوں کا بھی ذکر ہے، سورج والی عبادتوں کا بھی ذکر ہے، رمضان میں یہ بھی دونوں اکٹھی ہو گئیں۔

> **پس رمضان کے مہینے کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھیں جہاں ظاہری علامتوں کا تعطل ہو گیا ہے وہاں آپ کا فرض ہے کہ روزمرہ کے معمول کے دنوں کا اندازہ کریں۔**

معمول کے دن قرآن کی تعریف سے یہ بنیں گے کہ جن دنوں میں صبح کی سفیدی اور شام کی شفق کے درمیان ایک اندھیرا حائل ہو تا کہ قرآن کریم کی یہ بات پوری اتر سکے کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے الگ ہو جائے۔ اور اگر دونوں دھاگے ہی سفید ہوں تو پھر الگ کیسے ہوں گے۔

> **اس لئے تمام جماعتوں میں علماء کے ایسے بورڈ بنانے چاہئیں، ان تمام جماعتوں میں جو یا جنوب کے زیادہ قریب ہیں یا شمال کے زیادہ قریب ہیں تا کہ اپنی اپنی جماعتوں کی راہنمائی کرسکیں۔**

اور امر واقعہ یہ ہے کہ ایک ہی ملک میں بعض دفعہ ایک رمضان ایک جگہ غیر معمولی ہو جاتا ہے دوسری جگہ معمولی رہتا ہے اور جتنا شمال کی طرف یا جنوب کی طرف جائیں گے اتنا ہی ایک ملک کے اندر رہتے ہوئے بھی تفریق کرنی پڑتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ آپ ہر بات مرکز سے لکھ کر ہم سے حساب کروائیں، اصول سمجھ

لیں اور پھر جو آپ کے ہاں مختلف گورنمنٹ کے محکمے ہیں موسمیات کے ان سے مشورہ کریں۔ آبزرویٹری (Observatory)۔۔۔ جو بھی ہے جو بھی ان کی رصدگاہیں بنی ہوئی ہیں جہاں سے وہ زمین و آسمان کا مطالعہ کرتے ہیں

یعنی موسمیات کے دفتر اور ان کے محکمے ان سے مشورہ کرکے تو مختلف جماعتوں کے لئے رمضان سے پہلے ہی ان کے شیڈول (Schedule) بنانے چاہئیں۔ اور بتانا چاہئے کہ فلاں جماعت کا معمول کا رمضان فلاں دن سے فلاں دن تک ہے اور فلاں دن سے فلاں دن تک کا جو رمضان کا حصہ ہے وہ معمول سے نکل گیا ہے اس لئے وہاں آپ کو قرآن کریم اختیار دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو قرآن کا مفہوم سمجھا اور وہی درست ہے وہ آپ کو اختیار دیتا ہے کہ اندازے کے مطابق اپنی نمازوں کو بھی تقسیم کریں اور روزوں کے وقت بھی مقرر کریں۔

اور ایسی صورت میں دو طریق ہیں دونوں میں سے ایک آپ اختیار کرسکتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ معمول کے دن کے روزوں سے مراد بارہ گھنٹے کا دن بارہ گھنٹے کی رات لے لی جائے جو وسطی ہے۔ لیکن اگر یوں کریں گے تو ان دنوں کا اس ملک کے باقی دنوں سے بہت زیادہ فرق ہو جائے گا اور

جہاں بھی معمول کے دنوں کا غیر معمولی سے جوڑ ہوگا وہاں تفریق بہت بڑی ہو جائے گی۔

اس لئے دوسرا جو طریق ہے جو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سے قریب تر معمول کے دنوں کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر ساٹھ یا ستر ڈگری شمال پر ایک ملک کا کوئی شہر آباد ہے اور اس ملک کا ایک حصہ پچاس ڈگری یا چالیس ڈگری شمال پر بھی ہے اگر ایک سال میں جو جنوبی حصہ ہے اس کا سارا رمضان معمول کا رمضان ہے یعنی سورج کی علامتیں اور چاند کی علامتیں پوری اس پر صادق آرہی ہیں اور شمالی حصے پر صادق نہیں آرہیں تو بجائے اس کے کہ وہ چھلانگ لگا کر خطِ استوا تک پہنچے اور وہاں کا معمول پکڑے، عقل تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو قریب تر جگہ ہے جہاں معمول کے روزے چل رہے ہیں۔

ان کے اندازے کے مطابق اپنے روزوں کے اندازے کرلیا کرے۔ تہجد کا وقت بھی اس کے مطابق کرے اور سحری کا وقت بھی اور افطاری کا وقت بھی

اور اس طریق پر انشاء اللہ وقت کے اختلاف کے باوجود بھی ایک وحدت ضرور نصیب ہوگی اور وحدت کے مختلف رنگ ہیں۔ ایک وحدت یہ ہے کہ ایک ہی اصول کے مطابق سب چلیں، نئے اصول اپنی اپنی جگہ الگ نہ گھڑیں۔ قرآن کریم نے جو اصول بنایا ہے وہ بڑا واضح اور قطعی ہے جو میں آپ کے سامنے کھول چکا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے جو اس کا مطلب سمجھا اور دنیا پر خوب کھول دیا اس کے بعد آپ اس اصول پر عمل کریں پھر خواہ کسی کا رمضان کسی اور دن شروع ہوا اور کسی کا اور دن شروع ہو وحدت میں فرق نہیں آئے گا کیونکہ وحدت توحید کی اطاعت سے وابستہ ہے۔ انسانی گھڑیوں کے حساب سے وحدت نہیں بنائی جاسکتی۔ اتنا فرق پڑ جاتا ہے زمین کے دور کی وجہ سے کہ ایک دن آج یہاں جمعہ ہے تو ایک ایسی جگہ ہے جہاں جمعرات ہے اور اسی وقت ایک جگہ ایسی ہے جہاں ہفتہ طلوع ہو چکا ہے تو زبردستی وحدت کیسے آپ بنائیں گے۔ توحید کے خلاف چل کر وحدت بنائی جاسکتی ہے؟ جس خدا نے پیدا کیا ہے اس کی غلامی میں وحدت بنے گی اس سے ہٹ کر نہیں بن سکتی۔ پس اس کے قوانین کو سمجھنا اور ان پر ایک اصول کے مطابق تمام دنیا میں یکساں عمل کرنا پھر اگر وقت تبدیل بھی ہوں تو وحدت نہیں ٹوٹ سکتی کیونکہ اللہ کے احکام کے تابع آپ منسلک رہیں گے، ایک لڑی میں منسلک رہیں گے کوئی آپ کو الگ نہیں کرسکتا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آج کے بعد اس بارے میں مجھے مزید خط موصول نہیں ہوں گے ورنہ سارا رمضان کافی ڈاک پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سے پوچھتا ہے کہ بتاؤ ہم یہاں کیا کریں، ہم وہاں کیا کریں، تمام ممالک اس خطبے کی روشنی میں کمیٹیاں بنائیں اور وہ سب کی رہنمائی کریں اور جو اصول میں نے آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں وہ بالکل کھل چکے ہیں، مجھے نہیں سمجھ آسکتی کہ اس کے بعد پھر بھی کوئی ابہام باقی رہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 8 مارچ 1996ء، صفحہ 6-8)

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو! ہاں تم کو! خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اسی زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو شروع کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمدؐ رسول اللہ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمدؐ رسول اللہ کو دینا ہے اور محمدؐ رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔

بس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے، میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی۔ صفحہ 619-620)

شرک کی حقیقت

مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی جماعت احمدیہ کینیڈا

احمدیہ مسلم جماعت بنی نوع انسان میں سے کسی ایک خاص انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفات سے متصف ماننے کو شرک قرار دیتی ہے، جیسا کہ بعض غیر احمدی مسلمان علماء حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے والا، پرندوں کو تخلیق کرکے ان میں روح پھونکنے والا اور لوگوں کو ان کے گھروں میں کھایا پکایا بتانے والا سمجھتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلو والسلام فرماتے ہیں:

''کاش یہ لوگ ایک منٹ کے لئے اپنے تعصبوں سے خالی ہوکر ذرا سوچتے کہ شرک کیا چیز ہے اور اس کی کیا حقیقت ہے اور اس کی مبادی اور مقدمات کیا ہیں۔تا ان پر جلد کھل جاتا کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات یا اقوال و افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو یہی شرک ہے جو کبھی بخشا نہیں جائے گا۔اور اس کے مقدمات جن سے یہ پیدا ہوتا ہے یہ ہیں کہ کسی بشر میں کوئی ایسی خصوصیت اس کی ذات یا صفات یا افعال کے متعلق قائم کردی جاوے جو اس کے بنی نوع میں ہرگز نہ پائی جائے نہ بطور ظل اور نہ بطور اصل۔ اب اگر ہم ایک خاص فرد انسان کے لئے یہ تجویز کرلیں کہ گویا وہ اپنی فطرت یا لوازم حیات میں تمام بنی نوع انسان سے متفرد اور مستثنیٰ اور بشریت کے عام خواص سے کوئی ایسی زائد خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے جس میں کسی دوسرے کو کچھ حصہ نہیں تو ہم اس بے جا اعتقاد سے ایک تودہ شرک کا اسلام کی راہ میں رکھ دیں گے۔قرآن کریم کی صاف تعلیم یہ ہے کہ وہ خداوند وحید وحمید جو بالذات توحید کو چاہتا ہے اس نے اپنی مخلوق کو متشارک الصفات رکھا ہے اور بعض کو بعض کا مثیل اور شبیہہ قرار دیا ہے تا کسی فرد خاص کی کوئی خصوصیت جو ذات و افعال و اقوال اور صفات کے متعلق ہے اس دھوکہ میں نہ ڈالے کہ وہ فرد خاص اپنے بنی نوع سے بڑھ کر ایک ایسی خاصیت اپنے اندر رکھتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص نہ اصلاً و نہ ظلاً اس کا شریک نہیں اور خدا تعالیٰ کی طرح کسی اپنی صفت میں واحد لاشریک ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورۃ اخلاص اسی بھید کو بیان کررہی ہے کہ احدیت ذات و صفات خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے۔دیکھو اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔قل ھو اللہ احد۔اور جب کہ واقعی یہی بات ہے کہ مخلوق کی شناخت کی بڑی علامت یہی ہے کہ بعض بعض سے مشارکت و مشابہت رکھتے ہیں اور کوئی فرد کوئی ایسی ذاتی خاصیت اور خصوصیت نہیں رکھتا جو دوسرے کسی فرد کو اس سے حصہ نہ ہو خواہ اصلاً یا ظلاً تو پھر اگر اس صورت میں ہم کوئی ایسا فرد افراد بشریہ سے تسلیم کرلیں جو اپنی بعض صفات یا افعال میں دوسروں سے بکلی ممتاز اور لوازم بشریت سے بڑھ کر ہے اور خدا تعالیٰ کی طرح اپنے اس فعل یا صفت میں یگانگت رکھتا ہے تو گویا ہم نے خدا تعالیٰ کی صفت وحدانیت میں ایک شریک قرار دیا۔ یہ ایک دقیق راز ہے اس کو خوب سوچو۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 44-45)

شرک کی حقیقت کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا **بعینہ** یہی نظریہ تھا جسے ممتاز دیوبندی عالم سید ابوالحسن علی ندوی صاحب، جو علی میاں کے نام سے بھی مشہور ہیں، انہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

''شاہ صاحبؒ اپنی بےنظیر 'کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر' میں لکھتے ہیں:

''مشرکین بھی جواہر (اجسام) اور عظیم الشان امور کے پیدا کرنے میں کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں جانتے تھے، ان کا اعتقاد تھا کہ جب خدا تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرلیتا ہے تو کسی میں اس کے روکنے کی قدرت نہیں ہے، ان کا شرک فقط ایسے امور کی نسبت تھا، جو کہ بعض بندوں کے ساتھ مخصوص تھے....

نیز 'حجۃ اللہ البالغۃ' میں لکھتے ہیں۔

''شرک کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کسی ایسے شخص کے بارے میں جو قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے، یہ عقیدہ رکھے کہ اس سے جو غیر معمولی افعال و واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں، وہ اس بنا پر ہیں کہ وہ شخص صفات کمال میں سے کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف ہے جس کا مشاہدہ نوع انسانی کے افراد میں نہیں ہوا، وہ صفت واجب الوجود جل مجدہ کے ساتھ مخصوص ہے، اس کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتی''

(تاریخ دعوت و عزیمت۔ جلد پنجم، صفحہ 157-158۔ ناشر مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام لکھنو، تاریخ اشاعت۔ جولائی 2006ء)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ کسی انسان میں کسی ایسی صفت کے ہونے کا عقیدہ رکھنا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہو اور اس انسان کے علاوہ کسی دوسرے انسان میں نہ پائی جاتی ہو، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نزدیک شرک ہے اور سید ابوالحسن علی ندوی صاحب اپنی کتاب 'تاریخ دعوت و عزیمت' میں اسے بیان کرکے اس کی تائید کررہے ہیں۔لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس کے باوجود یہ علما حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان صفات سے متصف ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

غیر احمدی مسلمان علماء احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف یہ پراپیگنڈا کرتے اور عوام کو باور کراتے آئے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے احیا موتی، خلق طیر اور علم غیب کی صفات کا انکار کرکے ان کی توہین کی مرتکب ہوتی ہے۔حالانکہ خود یہ علماء اس بات کو وضاحت سے پیش کرتے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص صفات کسی ایک انسان میں ماننا اور دیگر بنی نوع کو ان صفات کا حامل نہ یقین کرنا شرک ہے اور اس انسان کی توہین نہیں ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہی کے خانوادہ کے ایک اور بزرگ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ نے 'تقویۃ الایمان' اور 'صراط مستقیم' جیسی کتابیں لکھ کر شرک اور بدعت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں توحید و سنت کے چراغ روشن کئے۔ حسب عادت ان کے مخالفین نے بھی ان پر توہین انبیا و اولیا کا الزام لگادیا۔

(باقی صفحہ 22)

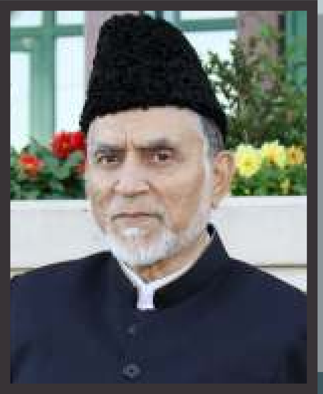

میرا قادیان

مولانا عبدالباسط شاہد صاحب، لندن

روزنامہ الفضل ربوہ 4 جولائی 2015ء میں برادرم پرویز پروازی صاحب کا ایک مضمون ''قادیان میں بزرگوں اور رفقاء مسیح موعودؑ کی کہکشاں'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔

محترم پروازی صاحب خوب لکھتے ہیں اور جب ان کی تحریر میں قادیان کی پرانی یادوں کا ذکر ہو تو دلچسپی اور افادیت میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

مذکورہ مضمون کے شروع میں مجیب الرحمان صاحب (ایڈووکیٹ) کی حیرت کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ہم قادیان کے محلّہ دار ہیں اور عمروں میں بھی ایک دو برس کا تفاوت ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ تمہیں قادیان کے جن بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے اور متمتع ہونے کا موقع ملا مجھے وہ نصیب نہیں ہوا۔''

یہ مضمون پڑھتے ہوئے خاکسار کو بھی ایک ایسا ہی پرانا واقعہ یاد آیا۔ بہت سالوں کی بات ہے قادیان کے ایک جلسہ سالانہ پر حسن اتفاق سے بزرگ استاد حضرت مولانا محمد احمد جلیل صاحب (محترم پروازی صاحب کے خسر) کی رفاقت میسر آئی۔ مولانا اپنے تبحر علمی اور سلسلہ کی خدمات کے علاوہ عمر میں بھی بہت سینیئر تھے۔ قادیان کی گلیوں میں گھومتے ہوئے میں اپنی معلومات کے مطابق ان کو ساتھ ساتھ بتاتا جارہا تھا کہ یہ فلاں صاحب کا گھر ہوتا تھا، یہ راستہ کدھر جاتا ہے وغیرہ۔ تھوڑی دیر تو محترم مجھے برداشت کرتے رہے پھر ایک جگہ رک کر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگے کہ ''جمعہ جمعہ آٹھ دن تمہاری عمر ہے اور تم مجھے قادیان کی ایسی باتیں بتا رہے ہو جو مجھے بھی معلوم نہیں.....

خاکسار نے عرض کیا کہ اس کی وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ آپ باہر محلّہ میں رہتے تھے اور مجھے شہر کے مرکز میں رہنے کا موقع ملا اسی طرح یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ محترم والد صاحب کو درویشی کی سعادت حاصل ہوئی اور خاکسار پاکستان سے متعدد دفعہ یہاں آنے کی توفیق پا رہا ہے۔...

اس ضمن میں ایک اور دلچسپ یاد پیش کرتا ہوں۔ خاکسار قادیان گیا ہوا تھا۔ ایک عزیز کے ہمراہ تعلیم الاسلام کالج، مسجد نور وغیرہ سے آگے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنگلہ دیکھ کر واپس آرہا تھا۔ ہائی سکول کے قریب پیچھے سے ایک تانگہ ہمارے پاس آکر رک گیا۔ اس میں محترم مولانا جلیل صاحب کے چھوٹے بھائی لطیف صاحب اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھے تھے۔ وہ پوچھنے لگے کہ آپ اپنا مکان اور دکانیں دیکھ آئے ہیں؟ ہم اس جگہ کے قریب ہی تھے میں نے انہیں واپس جا کر ان کی مطلوبہ جگہ دکھائی تو وہ کہنے لگے کہ میں اپنے گھر والوں کو اپنا مکان دکھانا چاہتا تھا مگر میں اسے تلاش نہیں کر سکا تاہم آپ کے ہاں سے مجھے اپنے گھر کا راستہ بخوبی یاد ہے اور اب یہاں سے میں بآسانی اپنے گھر پہنچ سکوں گا۔

ایک اور دلچسپ واقعہ یاد آ گیا۔ قادیان کے بہشتی مقبرہ سے دعا کر کے صبح کے وقت مسجد مبارک کی طرف آرہے تھے، پیچھے سے ایک محترمہ کی آواز آرہی تھی جو غالباً اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کسی قدر بلند آواز سے اپنے خاوند کو بتا رہی تھیں کہ اور سب ملاقاتیں اور زیارتیں تو ہو گئی ہیں، محترم فرزند علی خان صاحب کا مکان نہیں ملا وہاں بھی جانا تھا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ محترمہ حضرت خان صاحب کی نواسی ہیں۔ خاکسار نے ان کو بھی وہ گھر دکھایا۔

.... خوبصورت کہکشاں کے جن ستاروں کا محترم پروازی صاحب نے ذکر کیا ہے اس خاکسار کو بھی ان کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پہلو بہ پہلو تھے۔ حضرت میر صاحبؓ کے زیر علاج رہنے کی وجہ سے ان کے پیار سے خوب حصہ لیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ کی ایک بیٹی ہمارے محلّہ کی لجنہ کی صدر تھیں اس لئے ان کے ہاں اکثر جانے کا موقع ملتا تھا۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے پاس بیٹھ کر ان کے ہاں کی لسی پینے کا بھی موقع ملتا رہا۔

ابا جان کی دکان مسجد مبارک کے نیچے احمدیہ چوک کے ایک نکڑ پر تھی۔ اس طرح مسجد کے نمازیوں، مدرسہ احمدیہ کے طلباء، دارالشیوخ کے لڑکوں، مرکزی دفاتر کے ناظر صاحبان اور کارکنوں کو روزانہ ہی دیکھنے اور ملنے کی سعادت حاصل ہوتی۔ جن دو بزرگوں کا ذکر کیا ہے وہ تو ابا جان پر بہت شفقت فرماتے تھے اور جاتے آتے ایک آدھ مزے کا فقرہ کہتے ہوئے گزر جاتے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت کم گو تھے۔ وہ آہستہ آواز میں کچھ لفظ بولتے اور کچھ اشارہ کرتے ہوئے گزر جاتے۔ ابا جان بتاتے تھے کہ حضرت مولوی صاحبؓ کھاری بوتل برف میں لگانے کے لئے کہہ کر گئے ہیں۔ کھاری بوتل سوڈا واٹر کی وہ بوتل ہوتی تھی جس میں میٹھا اور ایسنس نہیں ہوتا تھا اور جو ہاضمہ کے لئے اچھی سمجھی جاتی تھی۔ حضرت مولوی صاحبؓ اس میں برف ڈال کر پینا پسند نہیں کرتے تھے اس لئے ان کے لئے بوتل برف کے ساتھ رکھ دی جاتی تھی جو وہ نماز کے بعد واپسی پر پیتے تھے۔

ابا جان کی دکان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہر والے مکان کا ایک حصہ تھی۔ اس دکان کے پیچھے جو مکان تھا اس میں صدر انجمن احمدیہ کے سٹور تھے اور بالا خانے میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہائش تھی۔ یہ ایک طرح سے ''الدار'' کا حصہ ہی تھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذاتی معالج تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت لمبا عرصہ حضورؓ اور خاندان کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہماری دکان کے پہلو میں حضرت حکیم قطب الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطب تھا۔ حکیم صاحبؓ چٹائی پر بیٹھتے تھے۔ ان کی شہرت بہت اچھی تھی۔ دور دور سے لوگ علاج کے لئے آتے تھے۔ مگر ہم بچوں پر کاسٹک چَپ کی جو مصیبت ٹوٹتی تھی وہ آج تک بھلائی نہیں جاسکی۔

ایک دوسری دکان غلام رسول افغان صاحب کی تھی۔ یہ بزرگ قادیان کے ایک نواحی گاؤں سے دو بڑی بڑی بالٹیوں میں خالص دودھ لے کر آتے تھے۔ دن بھر گاہک آتے اور دودھ لے

جاتے تھے مگر خان صاحب کا طریق یہ تھا کہ میز پر ایک بڑے سائز کا قرآن مجید رکھا تھا۔ گاہک کو سودا دینے کے بعد ادھر ادھر کی کوئی زائد بات نہیں کرتے تھے۔ تلاوت میں مصروف ہو جاتے تھے اور 'دست بہ کار و دل بایار' کی تصویر بنے رہتے تھے۔ چند سوگز کے فاصلہ پر وہ چوک آجاتا تھا جس سے ایک گلی قادیان کی پرانی آبادی اور مسجد اقصیٰ کی طرف چلی جاتی تھی اور دوسری طرف قادیان کے نئے آباد ہونے والے محلّہ دارالانوار کی طرف نکل جاتی تھی۔ اسی گلی میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ حضرت مولوی صاحبؓ پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں ادا کرتے تھے اور اس طرح ہم انہیں روزانہ وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے ہاتھ میں ایک لمبا عصاء ہوتا تھا ان کے ساتھ بالعموم ہمارے کمال یوسف صاحب اور رشید یوسف صاحب (حضرت مولوی صاحبؓ کے نواسے) بھی نماز کے لئے جاتے ہوئے نظر آتے تھے۔

خاکسار کے دادا جان میاں فضل محمد صاحبؓ اور نانا جان حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ اسی طرح میرے تایا جان حضرت مولوی عبدالغفور صاحبؓ صحابہ کرام میں شامل تھے۔ ہماری دکان کے سامنے شمال کی طرف حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ ان کے پہلو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہائش تھی۔ یہ کوئی چند سوگز کی گلی تھی مگر ہم روزانہ وہاں پر ان دو بزرگ صحابہؓ کے علاوہ حضرت بھائی شیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تھے جن کی وہاں دکان تھی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدرسہ احمدیہ یا دارالشیوخ سے مسجد کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے تھے۔ اسی گلی میں ایک عمارت درزی خانہ کہلاتی تھی۔ حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحبؓ صحابی وہاں رونق افروز ہوتے تھے۔ درزی خانہ کے ساتھ ایک تنگ گلی بہشتی مقبرہ کی طرف جاتی تھی اس گلی میں حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ حضرت قاضی صاحبؓ اپنے گھر سے کم ہی باہر آتے تھے تاہم ان سے استفادہ کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اسی گلی سے آگے جاکر حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ یہ بزرگ جماعت کے پرانے خادم تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے کام کی اکثر تعریف فرماتے۔ جماعت کے مالی نظام کا ابتدائی ڈھانچہ انہوں نے تیار کیا تھا اور لمبا عرصہ بطور ناظر بیت المال خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کو لندن میں بطور امام مسجد لندن خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر کمیٹی کے زمانہ میں قیام پاکستان اور آزادیٔ کشمیر کے لئے کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اور کئی نام ذہن میں آرہے ہیں۔ کئی نام بھول چکے ہوں گے تاہم یہ چھوٹی سی سڑک دن بھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ اور دوسرے بزرگوں کی گزرگاہ بنی رہتی۔ مدرسہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر بھی اسی جگہ پر تھا۔ مسجد مبارک کے نیچے اور مسجد اقصیٰ کی طرف جانے والی گلی میں جماعت کے دفاتر تھے اور خدا کی حفاظت کے وعدوں کا چمکتا ہوا نشان ''الدار'' بھی تو اسی جگہ پر ہے۔ مخالفت کی آندھیوں اور تقسیم ملک کے اندوہناک حادثہ کے باوجود آج بھی وہاں سے اعلائے کلمہ اسلام کا عظیم جہاد برابر جاری اور روز افزوں ہے۔ یہ یادیں ہمیشہ تازہ رہتی ہیں جن کا کماحقہٗ احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے۔

بقیہ از دانشوروں اور مقتدر شخصیات کی آراء

''مرزا صاحب فرقہ احمدیہ کے امام ہونے کے علاوہ کشمیر کے تعلق میں ایک بڑی سیاسی اہمیت کے مالک تھے۔ آپ کو اگر کشمیر کی تحریک آزادی کے بانیوں میں سے قرار دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بانی اور صدر اول تھے۔ اب سے 35 سال قبل اس کمیٹی نے جموں و کشمیر میں تحریک آزادی کو فروغ دیا اور اس کی آبیاری کی۔ جہاں بھی کشمیر کا ذکر آتا ہے مرزا صاحب کا ذکر خیر بھی لازمی طور پر آتا ہے۔''

(ہفت روزہ انصاف، راولپنڈی۔ مورخہ 11 نومبر 1965ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 دسمبر 1965ء)

بقیہ از شرک کی حقیقت

حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے عقائد کی وضاحت اور ان پر لگائے گئے توہین انبیاء و اولیاء کے الزام کو غلط ثابت کرتے ہوئے علامہ خالد محمود صاحب لکھتے ہیں کہ توحید خالص کا بیان اور کسی نبی میں اللہ تعالیٰ سے مخصوص صفات کے ہونے کا انکار کرنا اس نبی کی توہین نہیں ہے۔

''توحید خالص کے بیان اور شرک کی مذمت کو انبیاء و اولیاء کی توہین سمجھنے لگ جانا ایک بڑی غلطی اور حماقت ہے۔ مسلمان جب یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے اور شریک نہیں تو نادان عیسائی اسے حضرت عیسیٰؑ کی توہین سمجھنے لگ جاتے ہیں۔''

(شاہ اسمٰعیل محدث دہلوی شہید بالاکوٹ۔ تالیف پروفیسر علامہ خالد محمود ایم اے پی ایچ ڈی۔ صفحہ 62۔ شائع کردہ مکتبہ دارالمعارف اردو بازار لاہور، اشاعت چہارم، 1986ء)

''جو لوگ اسلام کے عقیدہ توحید میں ترمیم کر رہے تھے مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کا بیان توحید ان پر ضرب کاری تھا، انتقامی جذبے کے ساتھ انہوں نے مولانا شہید کے خلاف یہ کارروائی کی کہ ان کے بیان توحید کو انبیاء علیہم السلام کی شان میں تنقیص کہنا شروع کر دیا حالانکہ اللہ عزوجل کی توحید میں انبیاء و مرسلین کی ہرگز توہین نہ تھی۔ اسلام کے عقیدہ توحید کو انبیاء علیہم السلام کی شان سے ٹکرانے کی بدعت مولانا شہیدؒ کے نادان مخالفوں کی ایجاد ہے۔''

(ایضاً۔ صفحہ 92)

علامہ خالد محمود صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ کسی نبی یا ولی میں مستقل علم غیب کا ماننا بھی شرک میں داخل ہے چاہے یہ مستقل علم غیب خدا تعالیٰ کا ہی عطا کردہ کیوں نہ مانا جائے۔

''حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جب کہتے ہیں کہ اللہ کے دینے سے بھی کوئی غیب دانی کا مالک نہیں ہوتا۔ اس سے ان کی مراد ان امور غیبیہ کی نفی ہرگز نہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو مختلف موقعوں اور ضرورتوں پر اطلاع بخشی ہے۔ وہ صرف عطا مستقل کی نفی کر رہے ہیں کہ کسی کو یہ قوت عطا ہو جائے کہ جب چاہے اور جو چاہے از خود معلوم کر لیا کرے اور ہر بات کے جاننے میں وہ خدا کا محتاج نہ ہوا کرے۔ کسی صفت سے حقیقی طور پر متصف ہو جانا، خواہ خدا کے دینے سے ہی ہو، اس میں آئندہ خدا سے احتیاج نہیں رہتا اور یہ ہرگز درست نہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان صمدیت کا تقاضا ہے کہ ہر مخلوق کو اس کی ضرورت اور احتیاج رہے۔ بے نیازی صرف اسی کی شان ہے اور کوئی بے نیاز نہیں ہے۔''

(ایضاً۔ صفحہ 84)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غیر احمدی مسلمان علماء کی مندرجہ بالا تحریرات کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ غیر احمدی علماء احمدیہ مسلم جماعت پر اعتراض کرتے وقت اپنی اور اپنے بزرگوں کی کہی گئی باتوں اور مسلمہ عقائد کو فراموش کر دیتے ہیں اور ہر جائز و ناجائز حربے سے احمدیہ عقائد کو غلط ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

مسجد محمود ریجائنا کی تعمیر کی ایک نمایاں خصوصیت

مکرم منیب وقاص احمد صاحب

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡہِ ؕ فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ○ (سورۃ التوبہ 108:9)

ترجمہ: یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں (نماز کے لئے) قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ باب فضل بناء المساجد۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 258، صفحہ 305)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔''

(جامع ترمذی۔ ابواب التفسیر سور التوبہ۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 259، صفحہ 306)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام نے ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا۔'' (ملفوظات، جلد 4 ،صفحہ 93)

مساجد فنڈ کی تحریک

سال نو کے موقع پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں یکم جنوری 2016 کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی منصوبوں کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مساجد فنڈ کی تحریک کی اور کینیڈا میں زیر تعمیر مساجد کا ذکر کیا اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والوں کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے تین مساجد کا ذکر کرتے ہوئے 'مسجد محمود' ریجائنا کا بھی ذکر فرمایا جو رضاکارانہ طور پر تعمیر ہو رہی ہے۔

مسجد محمود کا محل وقوع

یہ مسجد ریجائنا شہر کے ہائی وے ون پر شہر کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس کے اردگرد شاپنگ سینٹرز، سپر سٹور اور وال مارٹ وغیرہ ہیں۔ نہایت موزوں جگہ پر ہے۔

اس مسجد کا قطعہ اراضی قریباً ایک ایکڑ ہے۔ اس کا مسقف حصہ 9,200 مربع فٹ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ اس مسجد میں دو بڑے ہال ہیں ایک ہال مردوں کے لئے اور ایک ہال خواتین کے لئے ہے۔ اس میں ایک کانفرنس روم بھی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مقاصد کے لئے ایک بڑا کمرہ ہے۔ بچوں کے لئے علیحدہ جگہ مختص ہے۔ مربی سلسلہ کی رہائش گاہ اور 35 کاروں کی پارکنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔

مسجد محمود کی تعمیر کے ابتدائی مراحل

ابتداء میں یہ مسجد کنٹریکٹر کے ذریعہ تعمیر کرنے کا پروگرام تھا۔ اور اس مقصد کے لئے ٹینڈر بھی لئے گئے۔ لیکن کم سے کم قیمت پر جو ٹینڈر وصول ہوا اس کا تخمینہ بھی 2.8 ملین ڈالرز تھا۔ جو کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے اس مسجد کی تعمیر کے لئے بجٹ سے بہت زیادہ تھا۔ اس لئے یہ ٹینڈرز منسوخ کر دئے گئے۔

اس دوران سیسکاٹون کے تین بھائیوں مکرم فرید احمد صاحب، مکرم منظور احمد صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب نے جو بطور پیشہ تعمیراتی کام کرتے ہیں، نے اس مسجد کو رضاکارانہ طور پر تعمیر کرنے کی پیش کش کی۔ اور انہوں نے کہا جو کام وہ خود کر سکتے ہیں اس کے لئے وہ صرف میٹریل کی قیمت وصول کریں گے۔ اس طرح مسجد تعمیر کرنے کا تخمینہ 1.2 ملین ڈالرز لگایا گیا۔ جو کہ کنٹریکٹرز کے ذریعہ کروانے سے نصف سے بھی بہت کم تھا۔

مذکورہ بالا بھائیوں کی پیش کش کے بعد مکرم امیر صاحب نے مکرم ملک محمد عبدالرشید صاحب، سیکرٹری زراعت جماعت احمدیہ کینیڈا کو ہدایت فرمائی کہ وہ سیسکاٹون جا کر ان بھائیوں سے مل کر جائزہ لیں کہ کیا وہ اس کام کو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور کیا اس پیش کش پر پورا اتر سکتے ہیں۔

چنانچہ مکرم سیکرٹری صاحب زراعت جماعت احمدیہ کینیڈا کے جائزہ اور رپورٹ کے بعد محترم امیر صاحب نے یہ پراجیکٹ رضاکارانہ طور پر تعمیر کروانے کی منظوری دے دی اور مکرم ملک عبدالرشید صاحب کو اس مسجد کا پراجیکٹ منیجر مقرر فرما دیا۔

مکرم امیر صاحب نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے درج ذیل پراجیکٹ کمیٹی تشکیل فرمائی۔

1۔ مکرم ملک محمد عبدالرشید صاحب، پراجیکٹ منیجر

2۔ مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب، صدر جماعت احمدیہ ریجائنا

3۔ مکرم شمعون ملک صاحب، صدر جماعت احمدیہ سیسکاٹون نارتھ۔ رکن

4۔ مکرم منصور احمد صاحب، پراجیکٹ سپرنٹنڈنٹ

5۔ مکرم وقاص وسیم صاحب، سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ریجائنا، پراجیکٹ اکاؤنٹنٹ

6۔ McGinn Engineering Ltd. میگن انجینئرنگ لمیٹڈ۔ کنسلٹینٹ

مسجد محمود کی تعمیر کی ایک نمایاں خصوصیت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب مسجد محمود ریجائنا زیرِ تعمیر ہے۔ جو کہ مسجد رضا کارانہ طور پر اور وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیر کی جا رہی ہے اور اس لحاظ سے انشاء اللہ یہ مسجد رضا کارانہ طور پر تعمیر کی جانے والی کینیڈا کی سب سے پہلی مسجد ہوگی۔

مسجد محمود کے سنگ بنیاد کی تقریب

اس مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب یکم اکتوبر 2014ء کو عمل میں آئی۔ مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مسجد محمود کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں ریجائنا شہر کے میئر اور دیگر سیاست دانوں نے شرکت کی۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی شرکت کی اور اینٹ رکھنے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ نیز اس تقریب کی میڈیا نے بھی خصوصی کوریج دی۔

رضا کاروں کی بے مثال خدمات

اس مسجد کو مکرم منصور احمد صاحب اور ان کے برادران مکرم فرید احمد صاحب اور مکرم منظور احمد صاحب رضا کارانہ طور پر خود تعمیر کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ریجائنا جماعت کے دیگر افراد بھی وقارِ عمل کے ذریعہ اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا کی دیگر جماعتوں سے بھی خدام آ کر مسجد کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور سب کو اپنی جناب سے بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

تحریک برائے رضا کارانہ خدمات

کینیڈا میں بسنے والے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وقت اور مال کی قربانی کر کے وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت ریجائنہ آئیں اور مسجد محمود کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم ارشاد خداوندی کی تعمیل میں حقیقی طور پر اس مسجد کو تقویٰ کی بنیادوں پر تعمیر کرنے والے ہوں اور پھر اس مسجد کو حقیقی عابدوں سے بھرنے والے ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مسجد اس علاقے میں اسلام اور احمدیت کے پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کرنے والی ہو۔ آمین ثم آمین۔

Invocations of The Holy Prophet Of Islam Hadrat Muhammad Mustafa Peace and blessings of Allah be upon him

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں)

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب ایم اے

کتاب کا نام :

Invocations of The Holy Prophet of Islam ....

مصنف کا نام : Dr. Karimullah Zirvi

کل صفحات: 427

ناشر: KZ Publications, USA

زبان : انگریزی

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب ایک ایسے موضوع پر مشتمل ہے جو احمدیت کی جان اور اس کی روح ہے یعنی دعا کا مضمون ایک ایسا موضوع ہے جو ہماری بقا اور بہتر مستقبل کی ضمانت ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری گزشتہ کوتاہیوں اور غفلتوں اور گناہوں کا تریاق بھی ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء اور صالحین کی دعاؤں کا حسین تذکرہ موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔'' (ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 692-693)

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل و سلم و بارک علیہ ... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔'' (برکات الدعا۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 10-11)

زیر تبصرہ کتاب خوبصورت انداز میں مصنف نے انگریزی زبان میں تحریر کی ہے۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جون 2005ء میں امریکہ سے شائع ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن اگست 2014ء میں امریکہ سے شائع ہوا ہے جس میں دعاؤں کے اضافے کئے گئے ہیں۔

تعارف کے بعد اختصار کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد دعا کی اہمیت وعظمت اور قبولیت کے متعلق نبی کریم ﷺ کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کئے گئے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں دعا کے 9 فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے حسین تذکرہ کا آغاز ہوتا ہے۔ مصنف نے 240 متنوع عناوین کے تحت آنحضرت ﷺ کی دعائیں درج کی ہیں۔

اس کتاب کا ایک خاصہ جس کا ذکر کئے بغیر یہ تبصرہ مکمل نہیں ہوتا۔ وہ قرآنی آیات واحادیث کی Transliteration ہے اس کے بعد اس دعا کا انگریزی زبان میں ترجمہ لکھا ہے۔ پھر اس کے بعد اس دعا کا حوالہ دیا ہے۔

الغرض حسین انداز میں اور دیدہ زیب کور (Cover) ڈیزائن کے ساتھ اس کتاب کو شائع کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اسے ایک خوبصورت اضافہ کے طور پر شامل فرماتے ہوئے اس کے مصنف کی خدمت کو بھی قبولیت کا شرف بخشے۔

نوٹ : یہ کتاب احمدیہ بک ڈپو بیت الاسلام طاہر ہال ٹورانٹو پر دستیاب ہے اور وہاں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

نمائندہ خصوصی : محمد اکرم یوسف

میپل شہر میں پیس ویلیج کے ریجن نے اتوار 20 دسمبر 2015ء کی شام ایوان طاہر میں بڑے پیمانے پر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا اہتمام کیا۔ جس میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اگرچہ خواتین یہ پروگرام مسجد بیت الاسلام کے مستورات والے ہال میں ٹی وی اسکرین پر دیکھ رہی تھیں لیکن بہت سی مہمان خواتین نے جلسہ کی کاروائی ایوان طاہر کے ایک حصہ میں بیٹھ کر بھی ملاحظہ کی۔

جلسہ کے ابتدائی حصہ کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ کاروائی کا آغاز 3 بج کر 11 منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم مولانا فرحان قریشی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 کی تلاوت کی۔ آیات کا اردو اور انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم اُسامہ رحمان صاحب نے پیش کیا۔

پروگرام کا تعارف

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے مہمانوں کی آمد پر شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا تعارف اور پروگرام کی تفصیل بیان کی اور فرمایا کہ ہم اُسوہ حسنہ بیان کرنے کی محفلیں اِس لئے منعقد کرتے ہیں کہ ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرسکیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو آپؐ سے متعارف کروائیں اور آپؐ کے کردار کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کریں۔ آپؐ کی حیات طیبہ کا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کرسکیں اور بتا سکیں کہ جب ہمارے آقا سیّد و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ پر مظالم ڈھائے گئے تو آپؐ کا کیا ردِّ عمل تھا۔

عربی قصیدہ

مکرم مولانا صاحب موصوف کے مختصر خطاب کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم صباحت علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار سُنائے جن کا انگریزی ترجمہ مکرم قاسم چوہدری صاحب نے پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق کے موضوع پر اپنے خطاب میں سب سے پہلے براہین احمدیہ سے اقتباس پیش کیا اور فرمایا کہ یہ زبان و بیان کے ذریعہ کسی درباری عشق و محبت کا اظہار نہیں ہے بلکہ اِس داستانِ عشق کے ایک ایک حرف میں سچائیوں کا نور پنہاں ہے۔ یہ ایک لافانی محبت کا اظہار ہے۔

یا صدق محمدؐ عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا
باقی تو پُرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

آپ نے فرمایا کہ گذشتہ پندرہ صدیوں میں ایسی محبت کی نظیر نہیں ملتی اور یہ حقیقت آپؑ کے شدید ترین اُس مخالف نے بھی بیان کی ہے جو آپؑ کے خلاف کفر کا فتویٰ لے کر عرب و عجم میں تین سو علماء کے پاس اپنی جوتیاں گھساتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا سب کچھ اسلام کی ناموس اور دفاع کے لئے قربان دیا۔ آپؑ ناموس رسولؐ کی خاطر تڑپتے رہے اور آپؑ کے اقوال جو کتابوں کی صورت میں موجود ہیں ان کا ایک ایک لفظ عشق رسولؐ میں ڈُوبا ہوا ہے۔ آپؑ کو اِس عشق کی وجہ سے کامل اطاعت نصیب ہوئی۔ آپ کے وجود کا ذرّہ ذرّہ اور آپؑ کی زندگی کا لمحہ لمحہ عشقِ رسولؐ میں سرشار تھا۔ آپؑ کے شب و روز عیسائیوں اور آریوں کے اعتراضات کے جواب لکھنے میں صرف ہوتے تھے۔ یہ اگر عشق رسولؐ نہیں ہے تو کوئی اور جذبہ یہ کام نہیں کروا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری سچائی کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسولؐ کی اتباع اور پیروی کی توفیق دی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دعویٰ پچھلی پندرہ صدیوں میں کوئی نہیں کرسکا۔ جو عشق جو محبت جو فدائیت اور اُس پر عمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیب ہوا اُس نے آپؑ کو یک جان کر دیا ہے۔

مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے نصف گھنٹہ کے اردو خطاب میں حضور علیہ السلام کی عربی، فارسی اور اردو تحریروں سے اقتباسات پیش کئے۔ آپ کے خطاب کا رواں انگریزی ترجمہ بھی سُنا جا رہا تھا۔

آپ کے خطاب کے دوران محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدی کینیڈا اسٹیج پر تشریف لے آئے اور اجلاس کے باقی حصہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔

منظوم کلام

مکرم توفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم نایاب چٹھہ صاحب نے پیش کیا۔

رسول کریم ﷺ بطور رحمۃ للعالمین

اس جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی دوسری تقریر مکرم مولانا فرحان

اقبال صاحب مشنری پیس ویلج کی تھی۔ آپ نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت 9 کی تلاوت کی اور اس کے بعد اُس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول کریم ﷺ کو قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ خطاب کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور اگر ہم آپؐ کی حیات طیبہ کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں سوائے ایک مشفق، ہمدرد، خدا ترس، دردمند اور دوسروں کے دُکھ اُٹھانے والے انسان کے کچھ نہیں ملتا۔

آپؐ کے عاشق صادق اور غلام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات کے کامل مظہر تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت 11 میں فرمایا کہ: یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے اوپر ہے۔

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات کے کامل اور عظیم الشان مظہر تھے۔ مکرم۔ مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ پھر سورۃ الانفال کی آیت 18 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اور (اے محمدؐ!) جب تو نے (اُن کی طرف کنکر) پھینکے تو تُو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہے جس نے پھینکے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک مکمل اظہار تھا جو آنحضرتؐ کے پاک وجود سے رُونما ہوا۔ رحمۃ للعالمین درحقیقت اللہ کی رحمت ہے جس کا اظہار رسول کریم ﷺ کے وجود کے ذریعہ تمام عالمین کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے احباب کے بھی ہمدرد تھے، اپنے ہمسائیوں کے بھی ہمدرد تھے، وہ اپنے عزیز و اقرباء کے بھی ہمدرد تھے، وہ جانوروں کے بھی ہمدرد تھے، وہ اپنے دشمنوں کے لئے بھی ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے، وہ تمام دنیا کے لئے دردمندی کا جذبہ رکھتے تھے۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے سیرۃ النبیؐ سے پیارے آقا محمد ﷺ کی بے پناہ ہمدردی اور شفقت کے چند نمونے سامعین کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جب دشمنانِ اسلام ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حسین سیرت کو اپنے ناپاک حملوں سے داغدار کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے قول و فعل سے دشمنوں کے حملوں کو ناکام بنا دیں اور اپنے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حسین و جمیل چہرہ دنیا کو دکھائیں، ہمدردی، محبت، شفقت اور رحم دلی کی مجسم تصویر دنیا کے سامنے رکھیں۔ آپ کا خطاب انگریزی میں تھا جو تقریباً 20 منٹ تک جاری رہا۔

اختتامی خطاب و دُعا

اِس خطاب کے آخر میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس تاریک دور میں حضرت رسول کریم ﷺ کا روشن چہرہ دکھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور ہمیں یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ دنیا کو اِن اندھیروں سے نکالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلانات کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی تقریباً 4 بج کر 42 منٹ پر ختم ہوئی۔ جس کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی سے قبل مہمانوں اور حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔ اس جلسہ کی حاضری سولہ سو کے لگ بھگ تھی۔

صلح کا عالمی پیغام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں۔ میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دینوی تعاون کا تعلق ہے ہم ان کی باہمی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تو احراریوں کے بھی دشمن نہیں۔ ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف اُن کی اُن باتوں کو برا مانتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں۔ ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی تبلیغ کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 17 جنوری 1945ء)

آئندہ ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغین کام کر رہے ہوں گے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہانوں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئے اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں۔...

اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے۔ دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ بے شک مجھے شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہو تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر ایک چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بیوقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 28 اگست 1945ء)

محمدؐ
MUHAMMAD
'Benevolence and Mercy for Mankind'

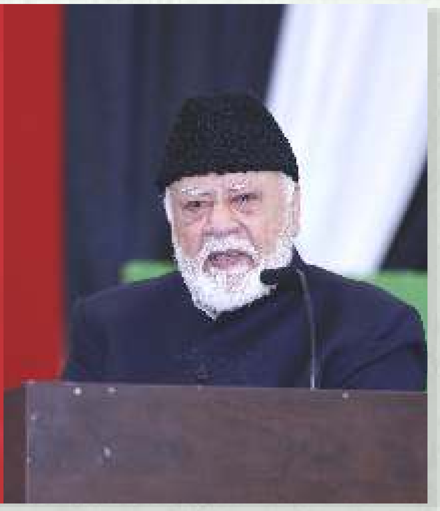

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
of worship except Allah; Muhammad is

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ عنایہ حلیم ڈوگر

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل 21 دسمبر 2015ء کو مکرم خالد حلیم ڈوگر صاحب اور محترمہ طلعت خالد صاحبہ، وڈبرج کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام ''عنایہ حلیم ڈوگر'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزہ عنایہ حلیم ڈوگر سلمہا، مکرم عبدالحلیم طیب صاحب، نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ طاہرہ حلیم صاحبہ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اسحق صاحب، سیکرٹری زراعت مسس ساگا ویسٹ اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی نواسی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم الاسلام سکول قادیان کی پڑپوتی ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر عزیزہ عنایہ سلمہا کے تمام اعزا واقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

☆ عیسیٰ حکیم رافع

مورخہ 9 دسمبر 2015ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالرافع صاحب اور محترمہ یسرا رافع صاحبہ، وان ساؤتھ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ اس بچے کا نام ''عیسیٰ حکیم رافع'' تجویز ہوا ہے۔

عزیزم عیسیٰ حکیم رافع سلمہ، مکرم عبدالسلام شیخ صاحب، کچنر اور محترمہ ناصرہ سلام صاحبہ کا پوتا اور مکرم ناصر محمود کھوکھر صاحب، کچنر اور محترمہ شمیم ناصر صاحبہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے۔ انہیں اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا وآخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18 دسمبر 2015ء کو مسس ساگا کے مکرم کرنل (ر) عبدالباسط صاحب اور محترمہ نزہت فرزانہ صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ درِّعدن صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم بلال احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد دعا ہوئی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

20 دسمبر 2015ء کو مسس ساگا کے مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب اور محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم بلال احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیپٹل بنکوٹ ہال میں کیا۔

اس موقع پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعارفی اور دعائیہ کلمات پیش فرمائے اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

پاکستانی، انڈین اور کینیڈین کمیونٹی کی مذہبی، سیاسی، سماجی، صحافی اور کاروباری شخصیات کی بڑی تعداد میں ولیمہ کی تقریب میں شرکت کی۔ ممبر آف پارلیمنٹ، ڈاکٹر اقرا خالد، گگن سکند، سیٹزن شپ کورٹ کے جج رفیق روکڑیا، دیگر اہم شخصیات اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے بعض صحافیوں نے شمولیت کی۔ نیز مقامی مہمانوں کے علاوہ دیگر ممالک آسٹریلیا اور پاکستان سے آئے ہوئے اعزاو اقارب شامل ہوئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ دلہا میاں محترم بلال احمد صاحب، مکرم مرزا محمد سعید صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ قصور کے پوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مرزا دین محمد 'لنگروال' صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں اور دلہن محترمہ درِّعدن صاحبہ، مکرم میجر عبدالقادر صاحب مرحوم سابق ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی نواسی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو باثمر فرمائے۔ ان کے خاندانوں کے لئے خوشیوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ اور ان کی نسلوں کو دین کا خادم بنائے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم سیف اللہ ہنجرا صاحب

25 دسمبر 2015ء کو مکرم سیف اللہ ہنجرا صاحب، پیس ولیج ساؤتھ ایک حادثہ میں اچانک 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ ایک اچھے شوہر، ایک اچھے بھائی اور ایک اچھے دوست تھے۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، ہمدرد و خیرخواہ اور غریب پرور تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 27 دسمبر کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے نیز امریکہ سے آئے ہوئے اعزا و اقارب نے شرکت کی۔

اگلے روز 28 دسمبر کو میپل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد محترم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فوزیہ صالح منگلا صاحبہ، دو بیٹے، مکرم حافظ فاران ہنجرا صاحب، مکرم سالک ہنجرا صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ عروش ہنجرا صاحبہ، محترمہ امثال ہنجرا صاحبہ کے علاوہ تین بھائی مکرم مولانا ظفر اللہ ہنجرا صاحب مشنری لاس اینجلس امریکہ، مکرم یحییٰ محمد صاحب، مکرم عطاء اللہ صاحب، پاکستان۔ بیوہ کے تین بھائی مکرم اسد اللہ منگلا صاحب، پیس ولیج ساؤتھ، مکرم انس منگلا صاحب بفلو امریکہ، مکرم مولانا نوید منگلا صاحب مشنری برازیل ساؤتھ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ مکرم سیف اللہ ہنجرا صاحب کی اچانک وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم انعام اللہ اختر صاحب چیف انجنیئر

29 دسمبر 2015ء کو مکرم انعام الحق اختر صاحب ریٹائرڈ چیف انجنیئر واپڈا پاکستان، نیومارکیٹ 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ تقسیم ہند کے وقت ان کے والدین شہید کر دئے گئے اور گورداسپور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بحیثیت ایک یتیم کے ان کی پرورش کی اور ان کی تعلیم وتربیت کی اور ان کو پروان چڑھایا۔ مرحوم، نیک، صالح، متقی، ہمدرد و خیرخواہ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ، مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امیر ضلع ملتان کے داماد تھے۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے

27 کیم جنوری 2016 کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ نیز کیلگری اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزاو اقارب نے شرکت کی۔

اگلے 2 جنوری کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد محترم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے دعا کروائی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سبیلہ اختر صاحبہ، تین بیٹے، مکرم مطیع اللہ محمود صاحب، کیمبرج، مکرم اکرام اللہ صاحب تھامسن، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب، نیو مارکیٹ اور دو بیٹیاں محترمہ عطیہ ذوالقرنین جنجوعہ صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالقرنین جنجوعہ صاحب، مسس ساگا ایسٹ۔محترمہ مبارکہ کلیم احمد صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد، کیلگری نارتھ ویسٹ کے علاوہ مکرم عبدالکریم جنجوعہ صاحب، مسس ساگا ایسٹ، مکرم عبدالسمیع جنجوعہ صاحب امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم سراج الدین کھوکھر صاحب

4 جنوری 2016 کو مکرم سراج الدین کھوکھر صاحب، مسس ساگا ساؤتھ 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل مشنری پیل ریجن نے 8 جنوری 2016 کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔بعدہ بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ، دو بیٹے مکرم احمد مبارک صاحب، مکرم ملک مظفر احمد صاحب، امریکہ اور دو بیٹیاں محترمہ شاہدہ پروین کھوکھر صاحبہ اور محترمہ ساجدہ پروین کھوکھر صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 25 دسمبر 2015ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم حمید اللہ صاحب

25 نومبر 2015ء کو مکرم حمید اللہ صاحب لندن یو کے میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔مرحوم وان ایسٹ کے مکرم رشید احمد صاحب کے بہنوئی اور مکرم مامون رشید صاحب کے پھوپھا تھے۔

☆ مکرم شیخ لطیف احمد اکمل صاحب

30 نومبر 2015ء کو مکرم شیخ لطیف احمد اکمل صاحب ربوہ اسلام آباد میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔مرحوم، مکرم شیخ دبیر احمد گوہر صاحب، مسس ساگا کے چچا تھے۔

☆ مکرم چوہدری خورشید اسلم صاحب

5 دسمبر 2015ء کو مکرم چوہدری خورشید اسلم صاحب اسلام آباد میں 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ، پیس ویلج کے مکرم چوہدری منور اسلم صاحب اور مکرم چوہدری ندیم اسلم صاحب کے والد تھے۔

☆ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ

6 دسمبر 2015ء کو محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم راولپنڈی میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحومہ نیک، دعا گو، تقویٰ شعار بزرگ خاتون تھیں۔آپ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب، مسس ساگا کی ہمشیرہ اور مکرم مولانا چوہدری منیر احمد صاحب، مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل مسرور ٹیلی پورٹ امریکہ کی خالہ تھیں۔

ادارہ مرحومہ کی وفات کے موقع پر ان کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

13 دسمبر 2015ء کو محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالحفیظ وڑائچ صاحب لاہور میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ مکرم وسیم احمد وڑائچ صاحب، کاسل مور، بریمپٹن کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم محمد عبداللہ منگلا صاحب

15 دسمبر 2015ء کو مکرم محمد عبداللہ منگلا صاحب، چک منگلا میں 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ کو نصف صدی سے زائد عرصہ تک جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔نیک، صالح، متقی، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔

اسی روز نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ جعفر احمد منگلا صاحب، پیس ویلج ایسٹ کے والد اور مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کے بڑے بھائی تھے۔

ادارہ مرحوم کے تمام لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر کامل مصطفیٰ صاحب

22 دسمبر 2015ء کو مکرم ڈاکٹر کامل مصطفیٰ صاحب، نیویارک امریکہ میں 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحوم، مکرم ملک مبشر احمد صاحب پیس ویلج ایسٹ کے چچا تھے۔

☆ مکرم ملک مبارک احمد صاحب

23 دسمبر 2015ء کو مکرم ملک مبارک احمد صاحب گجرات میں 100 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مرحوم نے پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم ملک سلطان احمد صاحب، پیس ویلج سینٹر ایسٹ کے دادا تھے۔

☆ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب

16 دسمبر 2015ء کو مکرم چوہدری محمود احمد صاحب 80 سال

کی عمر میں ہالینڈ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔اُن کی نماز جنازہ 18 دسمبر 2015ء بعد نماز جمعہ مسجد بیت الصبوح فرینکفرٹ میں نماز جمعہ کے بعد ادا کی گئی اور فرینکفرٹ میں ہی تدفین ہوئی۔

27 دسمبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم سیف اللہ ہنجرا صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم محمد اکرم یوسف صاحب نمائندہ خصوصی احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ماموں تھے۔ یہاں ٹورانٹو میں مرحوم کے بہت سے عزیز رشتہ دار سکونت پذیر ہیں۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

یکم جنوری 2016ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم انعام اللہ اختر صاحب چیف انجینئر کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم شیخ محمد اصغر علی صاحب

23 دسمبر 2015ء کو مکرم شیخ محمد اصغر علی صاحب، فیصل آباد میں 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ ناہید علی صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں، چھ بھائی اور تین ہمشیرہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، پیس ویلج کے مکرم شیخ طارق محمود صاحب، مکرم شیخ محمد ایوب صاحب اور مکرم شیخ بشیر الدین محمود صاحب کے بھائی تھے۔

☆ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب

25 دسمبر 2015ء کو مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ربوہ میں 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم، مکرم محمد عارف ونیس صاحب، پیس ویلج ویسٹ کے والد تھے۔

☆ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ

29 دسمبر 2015ء کو محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب مرحوم لالیاں میں 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ، مکرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب بریمٹن فلاور ٹاؤن کی والدہ اور مکرم محمد یعقوب خاں صاحب ویسٹن ازلنگٹن کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب

31 دسمبر 2015ء کو مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور پاکستان ربوہ میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔یکم جنوری 2016ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم پروفیسر صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں قطعہ بزرگان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے مواقع پر ربوہ اور گردونواح کے شہروں سے احباب کثیر تعداد موجود تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 فروری 2016ء کو خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب کی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ جماعت احمدیہ کے مخلص خادم، سالہا سال تک خدمات دینیہ بجالانے والے واقف زندگی تھے۔ چودہ سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے۔1982ء سے تادم حیات پرائیویٹ سیکرٹری کی اہم ذمہ داری پر مامور رہے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ Lloy minster کے مکرم محمد انور منگلا صاحب، صدر حلقہ اور مکرم محمد احسن منگلا صاحب کے والد تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب۔ نظارت اشاعت ربوہ)

لبوں پر جونہی آپ کا نام آیا
نگاہوں میں اِک دورِ تاریخ لایا

اسیرانِ دنیا کو راہِ خدا میں
دل و جان اپنی لٹانا سکھایا

اطاعت کا جذبہ کیا دل میں پیدا
اطاعت کا پیکر سبھی کو بنایا

مخالف ہواؤں کے ہی شور و شر میں
خلافت کی مسند کا بیڑا اُٹھایا

کئے کام اتنے کہ دنیا کہے گی
عجب شخص بھیجا تھا تو نے خدایا

احمدیہ گزٹ کینیڈا مسجد نمبر

خدا تعالیٰ کے فضل سے سال رواں 2016ء جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں پچاس سالہ جشن تشکر کی تقریبات کا سال ہے۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپریل کا خصوصی شمارہ 'مسجد نمبر' شائع کر رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اسلام میں مسجد کا تصور، اہمیت اور افادیت کے موضوعات پر قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں مضامین اور مساجد کی تعمیر میں مالی قربانیاں کرنے والوں کے ایمان افروز واقعات لکھ کر مع مضمون نگار کی رنگین تصویر جلد از جلد بھجوا دیں۔

اسی طرح تمام امراء، ریجنل امراء اور صدران جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں نمازوں کے مراکز جو جماعت احمدیہ کی ملکیت ہیں، ان کی مختصر تاریخ اور جو سہولتیں موجود ہیں، ان کے تذکرے کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ایسے مراکز کی رنگین تصاویر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

آپ سے درخواست ہے اپنے مضامین فروری کے آخر تک ضرور بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)